بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالاَ تَفْعَلُوْنَo كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْ مَا لاَ تَفْعَلُوْنَ)

سیرت

جانشین خاتم ولایت محمدیہ ؐ

امیر المصدقین صدیق اکبر

حضرت بندگی میراں

سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ

مولف

سید عبد القادر مجاہد

نبیرہ سلطان الواعظین حضرت سید عیسیٰ حاجی میاںؒ

✿✿✿✿✿

﴿جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں﴾

نام کتاب : جانشین خاتم ولایت محمدیہ امیر المصدقین صدیق اکبر
حضرت بندگی میاں سید محمود ثانی المہدی رضی سن اشاعت
: ماہ ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ م اکتوبر ۲۰۱۲ء
مولف : سید عبدالقادر مجاہد
تعداد : ۵۰۰
کمپیوٹر کمپوزنگ: SAN کمپیوٹر سنٹر، نئی سڑک، چنچل گوڑہ،
حیدرآباد سیل نمبر 9959912624
قیمت :-/30 روپے
E-Mail: sakmaswm@yahoo.com

کتاب ملنے کے پتے

(۱) بمکان احقر 16-3-619، نزد مسجد یداللّٰہی، چنچل گوڑہ، حیدرآباد
Cell:9296509096
7799519872

(۲) SAN کمپیوٹر سنٹر، نئی سڑک، چنچل گوڑہ، حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حضرت پیرومرشد مولانا سید دلاورمیاں صاحب مخصوصی (اہل اپل گوڑہ)

(صدر مجلس علمائے مهدویه هند)

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم والمهدی الموعود العظیم

قارئین کرام اسلام اور مہدویت کو روز اول سے جن فتنوں اور مصائب سے دوچار ہونا پڑا اگر کسی دوسرے مذہب وقوم کو ان سے واسطہ پڑتا تو وہ اسے پیس کر رکھ دیتے۔ اس کا شیرازہ بُری طرح سے پراگندہ ہوجاتا اور اس کی خاک تک کو بھی مخالف ہوائیں اُڑا چکی ہوتیں۔ اگر ایک شعلہ بجھتا ہے تو دوسرا بھڑک اُٹھتا ہے اگر ایک بغاوت فرو ہوتی ہے تو نئی بغاوتیں رونما ہوجاتی ہیں۔ اگر ایک سازش کا خاتمہ ہوتا ہے تو تخریبی عناصر کسی اور خوفناک سازش کا دام ہمرنگ زمین بچھانے میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ لیکن امامنا مہدی موعود علیہ السلام کے فرمان ذی شان کے مطابق یہ بات ثابت ہوچکی ہے۔ اللہ اپنے دین کا آپ ناصر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مہدویت ان تند و تیز طوفانوں میں روشنی کے بلند مینار کی طرح قائم ہے۔ اس کے دلفریب تجلیات تاریکیوں کا سینہ چیرتی رہیں گی اور گرداب وتلاطم میں پھنسے ہوئے سفینوں کو سلامتی کے ساتھ ساحل تک پہنچاتی رہیں گی اور مہدویت کا

یہ مینار انشاء اللہ تا صبح قیامت یونہی ضیا پاش رہے گا۔ کیوں نہ ہو کہ امامنا علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی اور مہدویاں قیامت تک باقی رہیں گے۔

جس کا ثبوت قارئین کرام کی خدمت میں ایک ایسی ہی کتاب پیش کرتے ہوئے قلبی مسرت ہو رہی ہے جو امیر المصدقین صدیق اکبر حضرت سیدنا سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی پر محیط ہے جو اپنے انداز بیان میں دلفریب، اسلوب نگارش میں انوکھی ہے۔ جس کے مولف برادرم سید عبدالقادر مجاہد میاں صاحب فرزند حضرت سید نصرت صاحبؒ نبیرہ سلطان الواعظین روشن ضمیر پیر کامل حضرت سید عیسیٰ حاجی میاں صاحب قبلہؒ سجادہ دائرہ چنچل گوڑہ ہیں۔ انہوں نے ابھی ابھی تصنیف و تالیف میں قدم رکھا ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک کہنہ مشق ماہر تحریر نے قلم بند کی ہے۔ فقیر نے اول سے آخر تک اس رسالہ کا مطالعہ کیا ہے اس کی تحریر بالکل عام فہم اور آسان ہے جس کو ہر خاص و عام کو سمجھنے میں آسانی ہے جس میں حضرت بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؒ کی سیرت کے تمام پہلوؤں پر نظر ڈالی ہے۔ اس کتاب کے اضافہ سے قوم کو بہت فائدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو تمام قوم کے لئے نفع بخش بنادے۔ مصنف موصوف کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ آمین

فقیر سید دلاور مخصوصی (اہل اپل گوڑہ)

﴿صدر مجلس علمائے مہدویہ هند﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاثرات

صلواۃ وسلام ہو خاتمین علیہ السلام پر اور ہر دو کے آل واصحاب پر۔ اما بعد بردارم جناب سید عبدالقادر مجاہد میاں نے حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک اور پُر نور سیرت پر بہترین انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ مجاہد میاں حضرت سید نصرت صاحبؒ کے فرزند اور سلطان الواعظین پیر ومرشد حضرت سید عیسیٰ عرف حاجی میاں صاحبؒ کے نبیرہ اور چشم وچراغ ہیں اور آپ کے نانا پیر ومرشد حضرت میاں سید محمود سکندر آبادی صاحب قبلہؒ ہیں۔ اس طرح مجاہد میاں کو ننھیال اور ددھیال دونوں طرف سے علمی اور مذہبی شغف اور بزرگوں سے وابستگی ملی ہے۔

زیر نظر تصنیف ''سیرت جانشین خاتم ولایت محمدیہؑ'' قابل تعریف رسالہ ہے۔ ضرورت ہے کہ نوجوان اسی طرز پر قلم اُٹھائیں اور ہمارے بزرگوں کی روشن زندگی سے اپنی زندگیوں کو منور کریں۔ حضرت ثانی مہدیؓ کی تابناک اور مبارک حیات ہر زمانے کے کاسبین، فقراء کرام اور مرشدین کے لئے مینارۂ نور ہے۔ حضرت ثانی مہدیؓ کی شانِ فقیری یہ تھی کہ غالب خاں ہر ماہ کچھ رقم گزارے کے لئے دینا چاہتے تھے، غالب خاں جب دوسرے مہینے رقم دینے کے لئے آئے تو آپؓ نے منع فرمادیا کہ ہر ماہ تعین سے مت دیا کرو۔ بہ حیثیت مرشد دائرہ آپؓ نے کسی کی رعایت نہیں فرمائی۔ دائرہ کے جو اصول وضوابط امامنا کے زمانے میں تھے آپ نے ان کو برقرار رکھا۔

حضرت ثانی مہدیؓ کے دور میں حضرت میاں لاڑ شاہؓ نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا

تھا کہ منکر مہدیؑ کو کافر نہ کہو اور منکر مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ یہاں یہ بات خاص طور پر ذہن نشین رہنی چاہئے کہ دورِ نبوت کے صحابہ ہو یا دورِ ولایت کے ہر دو کے معاملات جو پڑھنے کو ملتے ہیں وہ صرف آنے والے زمانوں کی اصلاح کے لئے تھے۔ حضرت بندگی لاڑ شاہؓ نے دعوت فکر دی پھر جب حضرت بندگی میاں ملک سجاوندی اور حضرت بندگی میاں شیخ مصطفیٰ گجراتیؒ دونوں حضرات اس تعلق سے سوال کرنے سے پہلے حضرت کا پسخوردہ طلب کیا پھر سوال کیا اور حضرت کو دلائل سے ثابت کیا کہ منکر مہدیؑ کافر ہے اور اس کے پیچھے نماز سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جس کے بعد حضرت لاڑ شاہؓ نے اپنی کتاب میں جو تحریر فرمایا تھا اُس کو حذف کیا اس طرح بات صاف اور واضح ہوگئی۔ محضرہ شاہ دلاورؓ جو حضرت ثانی مہدیؓ کی سرکردگی میں تیار ہوا اس پر تمام اولوالعزم صحابہؓ کے دستخط ہیں جس میں حضرت لاڑ شاہؓ نے بھی دستخط کیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ قیامت تک انکار مہدیؑ کفر ہے اور منکر مہدی کی اقتداء سے پرہیز لازمی ہے دونوں باتیں قطعی طئے پائیں اب ان کا کوئی انکار کرے تو وہ کافر ہوجاتا ہے کیونکہ اجماع صحابہ کا انکار کفر ہوتا ہے۔

سیرت ثانی مہدیؓ پر چلنے سے خدا طلبی پیدا ہوتی ہے خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ کل مصدقین کو آپ کی سیرت پر چلنے کی توفیق فرمائے۔ سید عبدالقادر مجاہد میاں صاحب نے سیرت ثانی مہدیؓ جو تحریر فرمائی ہیں موزوں اور معلومات آفریں ہیں انہوں نے ایک اہم قومی ضرورت کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے کہ قوم کو ایک بار پھر حضرت انجی میاں شہیدؒ جیسی شخصیت کی ضرورت ہے جنہوں نے جذبۂ شہادت سے سرشار ہوکر زماں

خاں کو داخل جہنم کر دیا تھا اور پھر راہ خدا میں مہدیؑ کے نام پر جام شہادت نوش فرمالیا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ پچاس ساٹھ برس تک منکر مہدیؑ کو ہماری طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کی جراءت نہ ہوئی ۔ بہرحال مصدقین مہدی موعودؑ کو چاہیئے کہ اپنی جڑوں کو مضبوط بنایں اور ہماری نئی نسل کو مذہب سے مکمل آگہی دیں۔ اور اپنے آپ کو اور گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچائیں۔ مہدیؑ سے کٹ جانا بلا رکاوٹ دوزخ میں لے جانے والا عمل ہے اور مہدیؑ سے جڑے رہنا اور نیک عمل کے لئے کوشاں رہنا نہ صرف جنت بلکہ ذات خداوندی تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ بہ صدقہ ثانی مہدیؓ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میاں سید عبدالقادر مجاہد صاحب کے علم میں اضافہ فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین

خاکپائے فقرائے گروہ مقدسہ مہدویہ

فقیر سید رفعت جاوید (اہل کالاڈیرہ)

☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض حال

تمام عالم اسلام کے مصدقین مہدی موعودؑ کو سلام پیش کرتا ہوں اور اپنی دعاؤں میں اس ناچیز کو شامل کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔حضرت ثانی مہدیؓ کی سیرت مبارکہ کے بارے میں ہماری قومی کتابوں میں بہت کم مواد موجود ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز نایاب ہوتی ہے اس کی اہمیت بھی زیادہ ہوتی ہے۔اسی طرح حضرت ثانی مہدیؓ کی مبارک و پُر نور زندگی کے ہر پہلو کو قلمبند کرنا میرے جیسے کم علم غلامِ ثانی مہدیؓ کے لئے محال ہے۔کیونکہ نایاب چیزوں کو قلمبند کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔اور دوسری وجہ یہ ہے کہ آج کے مصروف ترین دور میں قارئین کے لئے وقت نکال کر ضخیم کتابوں کا مطالعہ کرنا دشوار ہوجائے گا۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ رسول خدا ﷺ اور مہدی موعود علیہ السلام کے بعد سب سے زیادہ مناقب حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے ہیں۔

حضرت ثانی مہدیؓ کی سیرت مختصراً لکھنے کی کوشش کی ہے بہر حال اللہ تعالیٰ نے میرے جیسے کم علم کو حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی سیرت کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی توفیق عطا فرمائی۔اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا بے حساب شکر ادا کرتا ہوں۔اگر اس میں کوئی کمی یا کوتاہی ہو تو معافی چاہتا ہوں۔آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجھے اور تمام مہدویوں کو خاتمینؑ اور سیدینؓ کے صدقے سے اللہ تعالیٰ کا دیدار اور بخشش عطا فرمائے۔

سید عبدالقادر مجاہد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالاَ تَفْعَلُوْنَo کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْ مَا لاَ تَفْعَلُوْن

(ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کر نہیں سکتے اللہ کو یہ بات سخت ناپسند ہے کہ ایسی بات کہو جو کر کے نہ دکھاؤ)

صدیق اکبرؓ کی ولادت باسعادت

جانشین خاتم ولایت محمدیہؑ امیر المصدقین، صدیق اکبر، مبشر حق، مقبول معبود سید السادات، منبع البرکات حضرت بندگی میاں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت اتر پردیش کے شہر جونپور میں ۲۲/ رجب ۸۶۹ھ میں حضرت امام الکائنات، رحمت العالمین، ہمسر رسول اللہ ﷺ، معصوم عن الخطا، خلیفۃ اللہ، آفتاب ولایت، خاتم ولایت محمدیؑ حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام وام المومنین، امام المصدقین سید تنا بی بی الہدیتیؓ کے گھر ہوئی۔ جب یہ ولایت محمدیؑ کا چراغ رونما ہوا، حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی عمر مبارک ۲۲ سال تھی۔ حضرت سید محمودؓ کی ولادت ایسے گلستاں میں ہوئی جو علم وفضل کا گہوارہ تھا، جو ولایت محمدیؑ کے نور سے روشن تھا۔ ایسے میں حضرت مہدی موعودؑ کو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے۔ ''اے سید محمد ہم نے تمہارے اس چشم وچراغ کو ہمارے حبیبؐ کا ہمنام محمود رکھا ہے۔ تم بھی اس کو سید محمود کے نام سے پکارو'' حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کا زمین پر ''محمد'' نام ہے۔ چوتھے آسمان پھر'' مبارک'' نام ہے اور عرش پر ''محمود'' نام ہے۔ اس طرح آپ کا اسم گرامی اللہ کے حکم سے'' محمود'' رکھا گیا۔ آپ نے آغوش خاتم ولایت محمدیؑ میں تعلیم وتربیت پائی اور آپ کا بچپن شہنشاہ ولایت حضرت مہدی موعود علیہ السلام وام المومنین بی بی الہدیتیؓ کے زیر سایہ گذرا۔

ہجرت کا آغاز وتصدیق مہدویت

جب حضرت ثانی مہدیؓ کی عمر ۱۸/ سال ہوئی آپ نے اپنے والد محترم حضرت مہدی موعودؑ کے ساتھ شہر جونپور سے دانا پور کے لئے ہجرت کو نکلے۔ قیام دانا پور کے دوران بی بی الہدیتیؓ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ ''تیرا شوہر مہدی موعود خلیفۃ اللہ خاتم ولایت محمدیؐ ہے۔'' بی بی الہدیتیؓ نے اپنا یہ معاملہ حضرت مہدی موعودؑ کو سنایا تو حضرت مہدی موعود نے فرمایا آپ سچ کہتی ہیں مجھے بھی اللہ تعالیٰ کا یہی فرمان ہوتا ہے کہ ''تجھ کو ہم نے مہدی موعودؑ کیا ہے'' جب ظہور کا وقت آئے گا' اظہار ہوجائے گا۔ اسی وقت بی بیؓ الہدیتیؓ نے حضرت کی قدم بوسی کی اور عرض کیا میرانجی اس سے پہلے مجھ سے نادانستہ طور پر کوئی غلطی ہوگئی ہوتو معاف فرمایئے اور گواہ رہئے کہ میں آپ کی مہدیت کی تصدیق کرتی ہوں اور آپ کو مہدی موعود تسلیم کرتی ہوں۔

رسول اکرم ﷺ کی طرح آپ کی عظمت کا اعتقاد رکھتی ہوں'' حضرت سید محمودؓ حجرے کے باہر سے اس الہامی گفتگو کو جو مابین بی بی الہداتیؓ اور حضرت مہدی موعودؑ کے ہورہی تھی سن کر مست وجاذب بحق ہوکر بیہوش ہوگئے۔ ادھر مہدی موعودؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان حق ہوتا ہے۔

''جاؤ اور حجرے کے باہر سے سید محمود کو اندر لے کر آؤ'' مہدی موعودؑ حضرت سید محمودؓ کو حجرے میں لاکر لٹادیتے ہیں اور حضرت کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بی بی الہدیتیؓ سے کہتے ہیں ''سید محمود کا گوشت وپوست' بال بال لا الٰہ الا اللہ ہوگیا ہے اور پھر حضرت سید محمودؓ کو بشارتیں دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ ''جو کچھ اسرار ربانی وفیوض رحمانی

سے اس بندے کے سینے میں محفوظ ہے وہی میراں سید محمود کے سینے میں بلا واسطہ موجود ہے۔اس بشارتی فقرہ کو مہدی موعودؑ نے تین بار ارشاد فرمایا۔جیسا کہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں فرمایا تھا کہ''اللہ تعالیٰ نے جو کچھ میرے سینے میں نازل کیا میں نے ابوبکرؓ کے سینے میں بھر دیا''

ذکر خفی کی تعلیم

حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کو جب ہوش آیا فوراً آپ مہدی موعودؑ کے حضور میں تشریف لائے اور مہدیت کی تصدیق کی۔اور اپنے والد سید محمد ہی مہدی موعود ہیں' دل سے اور زبان سے اقرار کیا۔اس کے بعد حضرت مہدی موعودؑ نے حضرت صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کو ذکر خفی کی تعلیم دی۔دور نبوت میں رسول اکرم نے جو بشارتیں اپنے یار غار حضرت ابوبکرؓ کو دی تھی وہی دور ولایت میں حضرت مہدی موعودؑ نے اپنے صدیق حضرت سید محمودؓ کو دی۔دور نبوت میں جس طرح بی بی خدیجہ الکبریٰؓ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت کی تصدیق کی تھی اسی طرح دور ولایت میں بی بی الہداتیؓ کے بعد سب سے پہلے حضرت ثانی مہدیؓ نے حضرت مہدی موعودؑ کی تصدیق کی۔

مانڈو میں سلطان غیاث الدین کا تصدیق کرنا

مہدی موعود علیہ السلام ہجرت کرتے ہوئے جب مانڈو پہنچے تو وہاں پر بہت سے لوگوں نے مہدیت کی تصدیق کی جن میں قابل ذکر حضرات کے اسم گرامی جو قومی کتب سے دستیاب ہوئے ہیں وہ ہیں حضرت بندگی میاں الہداد حمیدؓ اور سلطان غیاث الدینؓ وغیرہ۔سلطان غیاث الدینؓ تصدیق مہدیت کے بعد حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی

خدمت میں ساٹھ سونے سے بھرے قناطیر (قناطیر گائے کے چمڑے کو کہتے ہیں) اور دوسرے تحائف پیش کئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے تحائف قبول کرنے کے بعد تمام کے تمام تحائف راہ خدا میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ حضرت میاں سلام اللہؓ مہدی موعود کی اطلاع کے بغیر ایک سونے کی قنطار اپنے پاس رکھ لی۔ جب سب لوگ چلے گئے تو حضرت کے سامنے وہ قنطار پیش کی۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا یہ بھی تقسیم کر دیتے تو اچھا ہوتا۔ اس کے بعد حکم فرمایا نصف سویت کر دو اور باقی نصف سے حضرت رسول اکرم ﷺ کا عرس مبارک کا انتظام کرو۔

حضرت بندگی میاں سید اجملؓ کی شہادت

نبی اکرم ﷺ کے عرس مبارک کے موقع پر حضرت مہدی موعودؑ اپنے دونوں فرزندوں کے ساتھ عرس کا پکوان کروا رہے تھے۔ جب قیلولہ کا وقت آیا تو مہدی موعودؑ نے حضرت ثانی مہدیؓ سے فرمایا ''ہم گھر میں رہتے ہیں تم یہاں پر کھڑے رہو'' مہدی موعودؑ کے گھر جانے کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ نے حضرت میاں سید اجملؓ کو گود میں اٹھالیا اور ان سے کھیلنے لگے۔ اچانک حضرت اجملؓ دیگ کی طرف جھک گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے دیگ میں گر گئے۔ صدیق اکبرؓ نے فوراً ہی دیگ میں ہاتھ ڈال کر آپ کو نکالا مگر بہت دیر ہو چکی تھی۔ حضرت میاں سید اجملؓ اس دنیا سے پردہ فرما چکے تھے۔ اس سانحہ کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ نے اپنے آپ کو حجرے میں بند کر لیا اور بہت آہ و زاری کرنے لگے اور کہنے لگے ''ہمارے ہاتھ سے یہ واقعہ ہو گیا'' حضرت میاں سلام اللہؓ نے امامنا کی بارگاہ میں جا کر کہا ''میراں جی سید محمودؓ بہت زاری کر رہے ہیں حال متغیر ہو گیا

ہے۔اسی وقت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا’’اے سید محمد جاؤاور سید محمودؓ کو تسلی اور بشارت دو‘‘ فوراً ہی حضرت مہدی موعودؑ نے حضرت صدیق اکبرؓ کے پاس آ کر فرمایا۔کیوں رنجیدہ ہوتے ہواور کیوں آہ وزاری کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ کا حکم جاری ہوا اس لئے آپ کے بھائی میاں اجملؓ کو شہادت نصیب ہوئی۔ میں یہ اللہ کے فرمان سے کہہ رہا ہوں اگر میاں سید اجملؓ زندہ رہتے تو تمہارے مقام کو پہنچتے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقام پر کسی کو پیدا نہیں کیا۔اللہ تعالیٰ کے پاس حضرت میراں سید محمودؓ کا مقام بہت اعلیٰ ہے۔ اسی لئے مہدی موعودؑ کو حکم دے کر حضرت ثانی مہدیؓ کی دلجوئی کی۔

حضرت ثانی مہدیؓ کی حج کے لئے روانگی

شہنشاہ ولایت محمدیؐ اور جانشین ولایت محمدیؐ حضرت اول میراںؑ ہجرت کرتے ہوئے جب بندر ڈابھول پہنچے اور حج کے ارادے سے مکہ مکرمہ روانہ ہونے لگے تو مہدی موعودؑ جہاز میں داخل ہونے کے بجائے دروازے پر ٹھیر گئے اور ارشاد فرمایا’’ پہلے میراں سید محمودؓ کو سوار کراؤ جب میراں سوار ہو جائیں تو بندہ سوار ہوگا‘‘۔ جہاز میں صدیق اکبرؓ کو پیاس محسوس ہوئی پانی پینا چاہا مگر جب دیکھا کے چھاگل میں پانی کم ہے تو آپ رک گئے کہیں مہدی موعودؑ کو پانی کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ جب یہ بات مہدی موعودؑ کو معلوم ہوئی تو آپ خود چھاگل لے کر ثانی مہدیؓ کے پاس آئے اور کہا پانی پیو۔ میراں سید محمودؓ نے کہا میراں جی پانی کم ہے یہ پانی آپ کے لئے چاہئے ہوگا۔آپ براہ کرم اپنا لعاب عطا فرمائیے اسی سے میری پیاس بجھ جائے گی۔

حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا پانی پیو خدا اس میں برکت دے گا۔مہدی موعودؑ کے

اصرار پر حضرت ثانی مہدیؓ نے پانی پیا۔حضرت ثانی مہدیؓ کے پانی پینے کے بعد بھی چھاگل میں اتنا ہی پانی تھا جو حضرت ثانی مہدیؓ کے پینے سے پہلے تھا۔ یہ حضرت مہدی موعودؑ کی دعا کا اثر تھا کہ حضرت ثانی مہدیؓ کے پانی پینے کے بعد بھی ایک بوند کم نہ ہوا۔

حضرت ثانی مہدیؓ کا بی بی خوب کلاں سے نکاح

مہدی موعودؑ اور حضرت ثانی مہدیؓ حج سے واپس ہونے کے بعد ہجرت کرتے ہوئے جب پٹن نہر والہ پہنچے اور ۱۸ مہینوں تک خان سرور کے حوض کے قریب قیام فرمایا اسی دوران مہدی موعودؑ نے حضرت بندگی میاں لاڑ شاہؓ کی دختر بی بی ملکانؓ سے نکاح فرمایا۔بی بی ملکانؓ نے حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت گزاری کے لئے تین خدمت گذار لائیں (۱) بائی راج متی (۲) بائی بھان متی (۳) بائی خوب کلاں۔حضرت مہدی موعودؑ نے بائی راج متی کا نکاح حضرت شاہ دلاورؓ سے کروایا۔بی بی خوب کلاں کا نکاح حضرت ثانی مہدیؓ سے کروایا۔اور بائی بھان متی کو اپنی خدمت کے لئے رکھ لیا۔بی بی خوب کلاںؓ بے انتہا خوبصورت اور خوب سیرت تھی۔اور ثانی مہدیؓ کو دل و جان سے محبت کرتی تھی ایک پل کے لئے بھی حضرت سے جدا رہنا بی بی کے لئے محال تھا۔ایک روز کا واقعہ ہے کہ حضرت ثانی مہدیؓ کام کے سلسلے میں کہیں گئے ہوئے تھے۔بی بی سے شام تک واپس آنے کا کہہ کر گئے تھے مگر دوستوں کے بے حد اصرار پر رات وہیں رک گئے۔۔اِدھر شام ہونے پر بی بی کی نظر دروازے پر لگ گئی اور بے چینی سے حضرت کا انتظار کرنے لگی۔ ایک ایک پل ایک ایک صدی کی طرح محسوس ہونے لگا۔ایسی بے چینی واضطراری اور رنج و غم میں مبتلا ہوئی کہ بی بی خوب کلاںؓ کے جسم سے ان کی روح نکل گئی۔اور خالق حقیقی

کے حضور جا پہنچی۔ ثانی مہدیؓ جب صبح گھر پہنچے اور بی بی کے انتقال کی خبر سنی کافی آہ وزاری کی اور پچھتانے لگے کہ وہ وقت پر گھر کیوں واپس نہیں آئے۔ حضرت ثانی مہدیؓ بھی بی بی خوب کلاںؓ کو بہت محبت کرتے تھے۔ حضرت مہدی موعودؑ نے بی بی خوب کلاںؓ کے بارے میں فرمایا تھا ''اللہ کی طالب ہے نابینا ہوکر نہیں مرے گی اس پر محبت رکھو''

کسب معاش کے لئے نہروالہ سے چاپانیر جانا

ایک روز نہروالہ میں میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدی موعودؑ سے پوچھا کوئی شخص ماں کے پیٹ سے فقیر ہے اور کسی نے دنیا کو چھوڑ کر دنیا ترک کی ہے ان دونوں میں کتنا فرق ہے۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا زمین وآسمان جتنا فرق ہے۔ جو جتنا چھوڑ کر جائے گا اسے دنیا میں دس گنا اور آخرت میں بہتر گنا پائے گا۔ اس کے بعد حضرت امیر المصدقین نے سامان سفر باندھ کر حضرت مہدی موعودؑ کے حضور تشریف لائے اس وقت حضرت وضو فرمارہے تھے۔ میراں سید محمودؓ نے حضرت کے پاس آ کر کسب کرنے کی اجازت چاہی۔ امامناؑ نے فرمایا کہ سوار ہوجاؤ جہاں کہیں رہو اللہ کی یاد میں رہو۔ تمہارے لئے خدا کی پناہ ہے۔ خدا پر آسان ہے کے انشاء اللہ تم کو ہمارے پاس پہنچائے۔ حضرت ثانی مہدیؓ کی آنکھوں میں آنسو رواں تھے جب وہ اپنے والد سے جدا ہورہے تھے۔ اس کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ اپنا سفر شروع کیا دن بھر چلتے رہے۔ راستے میں ایک گاؤں دیکھا اور اسی گاؤں میں رات کو قیام کیا وہاں پر ایک سوداگر تھا وہ بھی حضرت ثانی مہدیؓ کی صحبت اختیار کر کے آپ کے ہمراہ ہوگیا۔ چاپانیر پہنچنے تک دس آدمی آپ کے ہمراہ ہوگئے اور آپ کی خدمت کرنے لگے۔ چاپانیر میں دو آدمیوں کو حضرت ثانی مہدیؓ نے میاں سید

عثمانؓ کے پاس پیغام بھیجا کہ ''ہم کو خدا لایا ہے نوکری کی نیت سے آیا ہوں'' میاں سید عثمان نے آپ کے تشریف لانے کی خبر سنی فوراً دوڑتے ہوئے حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت میں ضروری سامان، غذا لے کر حاضر ہوئے۔ اور سلطان محمود بیگڑہ کو حضرت ثانی مہدیؓ کے آنے کی اطلاع دی۔ سلطان محمود بیگڑہ نے حضرت سے ملاقات کی اور ایک لاکھ تنکہ زر ہدیۂ پیش کی اور بیرم گاؤں اور سانچوری کی جاگیریں حضرت ثانی مہدیؓ کی دیکھ بھال کے لئے دی۔ حضرت صدیق اکبر ثانی مہدیؓ کا نوکری کرنا صرف اس لئے تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی محنت کی کمائی خرچ کریں۔ حضرت کو نہ دنیا جمع کرنے کی آرزو تھی نہ ہی وہ دنیاوی آسائش حاصل کرنا چاہتے تھے۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے کسب کیا ہی اسلئے تھا کے دنیا کو بتا سکے کہ کسب کیسے کیا جاتا ہے۔ حضرت مہدی موعودؑ کا فرمان ہے ''کسب وہی کرسکتا ہے جس کا مقام پیغمبروں کا ہے'' اس فرمان کی وضاحت کے لئے کوئی نہ کوئی چاہیئے تھا۔ جو اس فرمان کو عملی جامہ پہنا کر دنیا والوں کو بتا سکیں کسب کیسے کی جاتی ہے۔ اس کے لئے حضرت ثانی مہدیؓ سے بہتر کون ہوسکتا تھا۔ اسی لئے حضرت ثانی مہدیؓ یہ ذمہ داری خود اپنے سر لی اور دنیا والوں کو بتایا کے کاسب کے شب وروز کس طرح گزرنے چاہیئے۔ ثانی مہدیؓ کا یہ کسب مصدقین کے لئے ایک راہ عمل متعین کرنا اور زندگی کے ہر موڑ پر اس کی عملی صورت بیان کرنا مقصود تھا۔ یہاں یہ بات ضروری ہے کہ بعض بے شعور لوگ کہتے ہیں کہ مہدی موعودؑ نے کسب کرنا منع فرمایا ہے۔ اگر مہدی موعودؑ کسب کرنے سے کسی کو منع فرماتے تو حضرت ثانی مہدیؓ کبھی بھی حضرت مہدی موعود سے کسب کرنے کی اجازت نہیں مانگتے۔ قرآن میں کسب کرنے کی ہدایت ہے

احادیث نبوی میں فضائل کسب بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں سے دو احادیث مشکوۃ شریف میں صفحہ ۲۴۲،۲۴۱ پر درج ہیں جو پیش خدمت ہیں۔

(۱) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''کسی شخص نے کبھی کوئی کھانا اس سے اچھا نہ کھایا کہ انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھائے''۔

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' بے شک تم جو اپنی کمائی سے کھاتے ہو وہ پاکیزہ روزی ہے''

حضرت ثانی مہدیؓ کا بی بی کدبانو سے نکاح

حضرت ثانی مہدیؓ کے قریبی دوست واحباب آپ پر دوسری شادی کرنے کا دباؤ ڈال رہے تھے مگر آپ انکار کررہے تھے کیونکہ بی بی خوب کلاں کو بھلانا اتنا آسان نہیں تھا۔ دوستوں کے مسلسل اصرار پر آپ شادی کے لئے رضا مند ہو گئے اس شرط پر کہ جس لڑکی سے بھی شادی ہو وہ صورت وسیرت میں بی بی خوب کلاںؓ سے ملتی جلتی ہو۔ یہ خبر جب ملک عثمان تک پہنچی تو انہوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ان کی بیٹی بی بی کدبانوؓ کا رشتہ حضرت ثانی مہدیؓ سے ہو جائے۔ لوگوں نے حضرت کی شرط پیش کی تو ملک عثمانؓ نے کہا میں حضرت مہدیؑ کا غلام ہوں اور میری بیوی حضرت مہدی موعود کی کنیز ہے۔ اس طرح میری بیٹی کو بھی میں حضرت مہدی موعود کے فرزند کی خدمت کے لئے دینا چاہتا ہوں۔ بی بی بنانے کی خواہش نہیں ہے۔ یہی سب باتیں ملک عثمانؓ نے اپنی بیٹی سے بھی کہا کہ تم حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت کے لئے جارہی ہو تم حضرت ثانی مہدیؓ کی ناراضگی کا سبب مت بننا اگر چہ وہ تم سے محبت کا اظہار کریں یا نہ کریں۔ تم ہمیشہ دل وجان سے

حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت ایک ادنیٰ باندی کی طرح کرنا۔ان کو کبھی ناراض مت کرنا۔اس طرح حضرت ثانی مہدیؓ اور بی بی کد بانوؓ کا نکاح ہو گیا۔جلوہ عروسی کے وقت قرآن شریف دیکھ کر حضرت ثانی مہدیؓ نے جب بی بی کد بانوؓ کا چہرہ دیکھا تو بی بی کد بانوؓ کی صورت بی بی خوب کلاںؓ جیسی نظر نہیں آئی۔اسی قت آپ نے فرمایا بندہ اس کا کیا کرے۔اسی رات میں ثانی مہدیؓ کو پیاس لگی اور وہ پانی مانگے تو بی بی کد بانوؓ خود اٹھ کر پانی لائیں اتنے میں حضرت ثانی مہدیؓ کو نیند لگ گئی جب آنکھ کھلی تو دیکھا کی بی بی کد بانوؓ پانی لئے کھڑی ہیں۔حضرت ثانی مہدیؓ نے کہا میں نے پانی لانے تم سے نہیں خادمہ سے کہا تھا تم کیوں لائی ہو۔بی بیؓ نے کہا کیا مجھے آپ کی خادمہ ہونے کی خواہش نہیں ہے؟ آپ مجھے اپنی خادمہ ہی سمجھئے۔اس بات کا حضرت ثانی مہدیؓ کے دل پر گہرا اثر ہوا اور بی بیؓ کی خدمت سے حضرت ثانی مہدیؓ کی ناراضگی بھی دور ہوتی رہی اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ندا آئی ''یہ تمہاری بیوی نیک ہے قریب کر لے اور قربت عطا کر۔اس کے بعد حضرت اور بی بیؓ میں بے حد محبت ہو گئی۔بی بی کد بانوؓ فرماتی ہیں جیسے میرے اور میرا نجی کے درمیان محبت ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک جوڑے میں ایسی محبت پیدا کرے۔

حضرت بندگی میاں سید سلام اللہؓ کا حضرت ثانی مہدیؓ کو خط لکھنا

اسی اثناء حضرت مہدی موعودؑ ہجرت کرتے ہوئے ٹھٹھہ کے مقام پر پہنچے۔جہاں پر ۸۴ طالبان خدا فاقوں کی وجہ سے رب العزت کی بارگاہ میں جا پہنچے۔حضرت مہدی موعودؑ نے ان رحلت پانے والوں کے حق میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ

السلام کے درجات کی بشارت دی۔ یہ بشارتیں دیکھ کر حضرت ثانی مہدیؓ کے حقیقی ماموں حضرت بندگی میاں سید سلام اللہؓ نے اپنے بھانجے حضرت ثانی مہدیؓ کو خط لکھا جس کا مضمون اس طرح تھا کہ یہاں مقامات انبیاء ومرسلین عطا ہورہے ہیں آپ کے والد مہدی موعود کے صدقے سے باوجود آپ لائق وقابل ہونے کے یہاں حاضر نہیں ہیں۔ یکایک حضرت مہدی موعودؑ کی نظر اس مکتوب پر پڑی۔آپ نے پوچھا کیا لکھتے ہو اور کس کو لکھتے ہو۔حضرت بندگی میاں سید سلام اللہؓ نے کہا میں یہ خط ثانی مہدیؓ کو لکھ رہا ہوں۔جب مہدی موعودؑ نے اس خط کو لے کر پڑھا تو ناپسندیدگی ظاہر کی اور فرمایا میرے گھر کا مالک میری میراث پانے والا اس کو ایسا لکھنا چاہئے۔''ظاہری دوری کے سبب کوئی تعلق کسی خطرہ سے نہیں ہے کیونکہ تم ہم سے دور نہیں ہیں اور نہ ہم تم سے دور ہیں جہاں میں ہوں وہیں تم ہو۔جہاں تم ہو وہیں میں ہوں۔بہرحال بندہ تم سے جدا نہیں کوئی پریشانی نہ رکھو'' جب یہ خط حضرت ثانی مہدیؓ کو ملا پڑھنے کے بعد بڑے پریشان ہوئے اور بہت آہ وزاری کی پھر آپ نے سلطان محمود بیگڑہ کی مرضی ومنشاء اور رخصت دینے یا نہ دینے کا خیال کئے بغیر ترک کسب کر کے امامناؑ کی خدمت میں روانہ ہونے کا مصمم ارادہ کرلیا۔

خواب میں خاتمینؑ کا دیدار

اسی رات آپ نے خواب میں یہ معاملہ دیکھا کہ رسول خدا اور مہدی موعودؑ آپ کے مکان میں رونق افروز ہوئے ہیں۔حضرت نے دونوں کو دیکھا تو پہچان نہیں سکے کہ کون آپ کے والد ہیں اور کون رسول اللہ ہیں۔اسی وقت حضرت امامناؑ نے آپ سے کہا یہ

آپ کے جداعلیٰ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ ہیں ان کی قدم بوسی کرو۔حضرت ثانی مہدیؓ نے فوراً ہی دونوں کی قدم بوسی کی اس کے بعد خاتمین نے آپ کو ترک کسب کر کے واپس جانے کا حکم دیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو صحن میں لا کھڑا کیا۔جب صبح کو ثانی مہدیؓ کی آنکھ کھلی اپنے آپ کو صحن میں پایا فوراً ہی رات میں دیکھا ہوا خواب یاد آیا اور آپؓ نے دوبارہ گھر کے اندر داخل ہونا پسند نہیں فرمایا۔صحن میں ہی سے بائی رتنی سے قرآن شریف اور تلوار منگوائی اور بی بی کد بانوؓ سے فرمایا بندہ کو یہاں سے چلے جانے کا حکم ہوا ہے۔بندہ ترک دنیا کر کے مہدی موعودؑ کی خدمت میں جارہا ہے۔تم اپنے والدین کے گھر چلی جاؤ کیونکہ راستے میں تکلیفوں اور مشکلات کا سامنا تم نہیں کر پاؤ گی۔بی بی کد بانوؓ نے فرمایا کیا مجھے حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں جانے کا شوق نہیں ہے ؟ کیا مجھے خدا کی طلب نہیں ہے؟ میں بھی آپ کے ساتھ حضرت مہدی موعودؑ کی قدم بوسی کرنے چلوں گی۔حضرت ثانی مہدیؓ کے چہرے انور پر پریشانی دیکھ کر بی بی کد بانوؓ نے کہا کس بات کی فکر ہو رہی ہے آپ اتنے پریشان کیوں نظر آرہے ہو۔حضرت ثانی مہدیؓ نے کہا مجھ پر کچھ قرض ہے اور ملازموں کی تنخواہیں بھی دینا ہے۔اور اس مشکل سفر کے لئے بھی میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ فوراً بی بی کد بانوؓ نے اپنا سارا زیور لا کر حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت میں پیش کر دیا اور کہا میرانجی یہ سب کچھ آپؓ ہی کا ہے اسے بیچ کر قرضہ اور تنخواہیں ادا کیجئے۔اور باقی پیسوں کو سفر پر خرچ کیجئے۔حضرت ثانی مہدیؓ نے سارا زیور بیچ کر قرضے اور تنخواہیں ادا کی اور سفر کے لئے ایک بیل گاڑی لی اور سفر کے لئے روانہ ہوئے۔جب رادھن پور پہنچے سارے پیسے خرچ ہو گئے حضرت ثانی مہدیؓ کو بڑی

فکر ہوئی اتنا طویل راستہ بنا پیسوں کے کیسے گذرے گا۔

حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ کا سفر خرچ دینے سے انکار کرنا

حضرت ثانی مہدیؓ سفر خرچ کے لئے پریشان تھے کہ آپ تک اطلاع پہنچی کہ حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ بھی رادھن پور میں ہیں وہ بھی حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں سلطان محمود بیگڑہ کی بہن بی بی راجے مرادی کے فتوحات کے علاوہ دوسرے بہت سے مصدقین کے نذرانہ بھی ساتھ لئے ہوئے ہیں جو مہدی موعودؑ کی خدمت میں پیش کرنا ہے۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے حضرت شاہ نعمتؓ سے بطور قرض کچھ رقم طلب کی تو حضرت شاہ نعمتؓ نے یہ کہکر منع کر دیا کہ بندہ کے پاس جو فتوح اور نذرانے ہیں وہ حضرت مہدی موعودؑ کی امانت ہیں۔ بندہ امانت میں خیانت نہیں کرسکتا۔ حضرت شاہ نعمتؓ کا یہ جواب سن کر حضرت ثانی مہدیؓ کو گہرا صدمہ پہنچا اور آپ خاموش خیمہ میں چلے گئے۔ میرے خیال میں حضرت شاہ نعمتؓ کو حضرت ثانی مہدیؓ کا کسب کرنا پسند نہیں تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی مہدی موعودؑ کا بیٹا اور صحبت مہدی کو چھوڑ کر کسب کرے۔ حضرت شاہ نعمتؓ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ مہدی موعودؑ اور ثانی مہدیؓ ایک ہی ہیں وہ بظاہر ایک دوسرے سے جدا نظر آئے مگر دونوں کے سارے اعضاء ہر وقت یاد الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرت شاہ نعمتؓ کو اس بات کا بھی علم نہیں تھا کہ حضرت ثانی مہدیؓ کسب اس لئے کیا تھا کہ ساری دنیا کو معلوم ہو کہ کسب کس طرح کرنا چاہئے اور ترک کسب کب کرنا چاہئے اور دوران کسب اللہ تعالیٰ کی عبادت کس طرح کرنا چاہئے اور آمدنی کو کس طرح خرچ کرنا اور کس پر خرچ کرنا چاہئے۔ حضرت شاہ نعمتؓ کو یہ بھی علم نہیں تھا کہ حضرت ثانی مہدیؓ دنیا ترک

کر کے مہدی موعودؑ کی صحبت اختیار کرنے جارہے ہیں۔ اگر حضرت کو کسی بھی بات کا علم ہوتا تو وہ حضرت ثانی مہدیؓ تو دور کی بات ہے کسی عام راہ گیر کو بھی پیسے دینے سے کبھی منع نہیں فرماتے۔

حضرت بندگی میاں شاہ خوند میرؓ کا حضرت ثانی مہدیؓ کی ناراضگی دور فرمانا

اسی اثناء میں حضرت بندگی میاں شاہ خوند میرؓ بھی رادھن پور پہنچے۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت ثانی مہدیؓ اور حضرت شاہ نعمتؓ بھی رادھن پور ہی میں ہیں تو آپ فوراً ہی حضرت ثانی مہدیؓ سے ملاقات کے لئے ان کے خیمہ پہنچے اور دستک دی۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے دریافت کیا کون ہے تو حضرت صدیق ولایتؓ نے کہا بندہ سید خوند میرؓ ہے۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے اندر ہی سے کہلا بھیجا ''جاؤ جہاں بھائی نعمتؓ رہتے ہیں ان کے قریب جا کر رہو اور بندہ کو معاف کرو'' حضرت شاہ خوند میرؓ کو بہت حیرانگی ہوئی ایسی گفتگو میراں سید محمودؓ کی نہیں ہوتی وہ کبھی ایسی بات مجھ سے نہیں کرتے۔ پس میاں شاہ خوند میرؓ نے نوکر سے پوچھا اے بھائی کیا بات ہے سب خیریت تو ہے میراں ثانی مہدیؓ نے مجھ سے اس طرح کہلا بھیجا۔ نوکر نے حضرت ثانی مہدیؓ اور حضرت شاہ نعمتؓ کے بیچ جو بات چیت ہوئی سارا واقعہ سنایا۔ واقعہ سننے کے بعد حضرت شاہ خوند میرؓ سمجھ گئے کہ اصل ماجرا کیا ہے۔ پھر آپ نے بلند آواز سے فرمایا میرانجی آپ کا قدیم خادم دروازے پر کھڑا ہے باہر آیئے عصر کی نماز کا وقت قریب ہے۔ اندر سے ثانی مہدیؓ نے کہا تم اپنی نماز پڑھو اور ہم کو معاف کرو۔ پس میاں شاہ خوند میرؓ نے مہدی موعودؑ کی قسم کھا کر کہا میں آپ کے بغیر نماز نہیں پڑھوں گا۔ پھر حضرت ثانی مہدیؓ باہر تشریف لائے۔ اور دونوں

سیدینؑ بغل گیر ہوگئے۔ ساتھ میں عصر کی نماز پڑھی اور مغرب تک ذکراللہ میں رہے اور مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد حضرت شاہ خوندمیرؓ نے جو کچھ فتوح محمود بیگڑہ کی دوسری بہن راجے سون کی طرف سے حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں بھیجتا تھا وہ سب کا سب حضرت سید محمودؓ کے سامنے رکھ دیا اور کہا میرانجی ہزاروں مرتبہ خدا کا شکر ہے کے ہمارے مالک اوراس ملک کے مالک ہم کواس جگہ مل گئے ہم کہاں اور مہدی کہاں ہم کو ہمارے مہدی سے یہیں ملاقات ہوگئی۔ یہ سب دیکھ کر حضرت ثانی مہدیؑ بہت خوش ہوئے۔ اور حضرت شاہ خوندمیرؓ سے کہا یہ سب اٹھاؤ اور راستے میں اسے خرچ کرنا۔ حضرت شاہ خوندمیرؓ نے فوراً ہی آگے کے سفر کی تیاری شروع کرتے ہوئے بی بی کدبانوؓ کے لئے ایک پالکی کا انتظام کیا اور ایک تیز گھوڑا حضرت ثانی مہدیؑ کے لئے خریدا اور ایک گھوڑا اپنے لئے خریدا اور سب مل کر اپنے اپنے سواریوں میں سوار ہوکر آگے کا سفر طئے کرنے لگے۔ راستے میں جہاں کہیں قیام کرنے کا ارادہ رکھتے تھے تو حضرت شاہ خوندمیرؓ پہلے اس مقام کو پہنچ کر صاف صفائی کرواتے، ڈیرہ لگواتے، بستر پلنگ کا انتظام کرتے، خوردونوش کا انتظام کرتے تاکہ حضرت ثانی مہدیؑ کو تھوڑی بھی تکلیف نہ پہنچے۔

جب ٹھٹھہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت مہدی موعودؑ ہجرت کرتے ہوئے فراہ کی طرف روانہ ہوگئے ہیں۔ میراں سید محمودؓ کسی قدر رنجیدہ ہوگئے۔ یہ کیفیت حضرت شاہ خوندمیرؓ دیکھ کر حضرت سید محمودؓ سے فرمایا میرانجی خدا کے واسطے آپ رنجیدہ نہ ہوں انشاء اللہ ہم ضرور مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ خدا پر آسان ہے کہ ہم کو سلامتی کے ساتھ مہدی موعودؑ تک پہنچادے۔ اگر راستے میں سفر خرچ ختم ہوجائے تو بندے کو بیچ

کر آپ اپنا سفر مکمل کیجئے۔

سیدینؓ کا فراہ پہنچنا اور مہدی موعودؑ کا خوش ہونا

اس طرح یہ قافلہ آگے کے سفر کو روانہ ہوا۔ حضرت شاہ خوندمیرؓ نے حضرت شیخ کبیرؓ کے ذریعہ یہ پیغام بھجوایا کہ ہمارا قافلہ اس روز فراہ مبارک پہنچ جائے گا۔ فوراً ہی حضرت شیخ کبیرؓ بغیر کہیں راستے میں رکے مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچ کر حضرت شاہ خوندمیرؓ کا پیغام سناتے ہیں۔ جس دن سیدینؓ کے آنے کا تھا اس روز مہدی موعودؑ بی بی ملکانؓ کے گھر میں جلوہ افروز تھے۔ فرزند اکبر کے آنے کی خوشی اور ملنے اور گلے لگانے کے انتظار میں حضرت مہدی موعودؑ گھر سے دائرہ کے دروازے تک تشریف لے جاتے اور دور تک راستے کی طرف دیکھتے پھر گھر تشریف لے آتے۔ اطمینان کے ساتھ ایک منٹ بھی بیٹھ نہیں پاتے۔ بی بی نے حضرت سے پوچھا کہ مہدی کو بھی فرزند کے آنے کی ایسی خوشی ہوتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کیوں نہیں ''پوت پوت ہوکر آرہا ہے'' پھر فرمایا ان آنے والوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ کئی لوگ ان کی محبت سے ہدایت یافتہ ہوں گے۔ بی بی نے فرمایا آگر ان کے نام معلوم ہوئے تو ہم بھی ان کی تعظیم وتکریم کرتے۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا وہ سید محمودؓ اور سید خوندمیرؓ ہیں۔ جب قافلہ منزل کے قریب پہنچا تو مہدی موعودؑ گھر کے باہر آ کر دونوں سیدینؓ کا استقبال کیا۔ سب سے پہلے صدیق اکبرؓ ثانی مہدیؓ کو گلے سے لگایا۔ خوشی سے دونوں کے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ دونوں کے کندھے آنسوؤں سے تر ہوگئے اس وقت حضرت مہدی موعودؑ نے یہ بیت پڑھی۔

یار کی خاطر ہے لازم سب رستہ توڑنا ہاں برائے یار ہے آساں دو عالم کا چھوڑنا

اس کے بعد مہدی موعودؑ نے حضرت شاہ خوندمیرؓ کو گلے سے لگایا اس کے بعد حضرت شاہ نعمتؓ کو گلے لگایا پھر تمام صحابہ سے ملاقات کی۔

بی بی ملکانؓ کا بی بی کد بانو کو گھر لانا

بی بی ملکانؓ نے بی بی کد بانوؓ کا استقبال کرتے ہوئے انہیں گھر لائیں اس وقت حضرت مہدی موعودؑ آرام فرمارہے تھے جیسے ہی بی بی کد بانوؓ پر نظر پڑی فوراً اٹھ کر کھڑے ہوگئے اور اپنی بہو کو گلے لگایا۔اور اپنے سرہانے کا تکیہ نیچے ڈال کر اس پر بی بی کد بانوؓ کو بٹھایا اور کہا لڑکوں کی عورتوں کا یہی لوازمہ ہے۔اس کے بعد حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ سورہ احزاب کی آیت ۳۵ حضرت سید محمودؓ اور بی بی کد بانوؓ کے حق میں ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًاo

ترجمہ: بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور

فرماں بردار اور فرماں برداریں اور سچے اور سچیاں اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

حضرت ثانی مہدیؓ کا حضرت شاہ خوندمیرؓ کے حسن سلوک بیان کرنا

حضرت ثانی مہدیؓ نے امامنا سے فرمایا بندے کو آپ کے قدموں تک پہنچانے پر یوں تو اللہ قادر تھا لیکن دنیاوی اسباب پر نظر ڈالے تو یہ کہہ سکتے ہیں اگر راستے میں حضرت شاہ خوندمیرؓ نہ ملتے ان کا ساتھ نہ ہوتا تو بندہ راستہ کا ہوجاتا تھا۔ حضرت مہدی موعودؑ نے یہ سن کر فرمایا اس میں کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ سید خوندمیرؓ تمہارے حقیقی بھائی ہیں۔

سیدینؓ کو دن اور رات میں خصوصی تعلیم دینا

سیدینؓ کے فرہ مبارک پہنچنے کے بعد امامنا کی حیات صرف چھ مہینے رہی۔ اس مدت میں امامنا نے حضرت ثانی مہدیؓ کو دن میں سیر نبوت کی خصوصی تعلیم عطا فرماتے اور رات میں حضرت شاہ خوندمیرؓ کو سیر ولایت کی خصوصی تعلیم دیتے۔ مہدی موعودؑ جب قرآن کا بیان فرماتے دوران بیان ایسے حقائق کا بیان کرتے جو اس سے پہلے کبھی نہ کرتے تھے۔ بعض اصحاب نے مہدی موعودؑ سے فرمایا میرانجی اب جو بیان آپ فرما رہے ہیں اس سے پہلے تو کبھی نہ فرماتے تھے۔ امامنا نے فرمایا اس بیان کے حامل آگئے ہیں یہ موقع اسرار کے چھپانے کا نہیں ہے۔

حضرت مہدی موعودؑ کا ثانی مہدیؑ کو بشارتیں عطا کرنا

نقل: میرے اور سید محمودؓ کے درمیان کچھ فرق نہیں ہے ہاں اتنا فرق ہے کہ بندہ مہدی موعودؑ ہے اور سید محمودؓ مہدی موعود نہیں ہے۔

نقل: حضرت مہدی موعودؑ نے اپنا ایک ہاتھ اپنے سینہ پر رکھا اور وہی ہاتھ حضرت صدیق اکبر کے سینہ پر رکھ کر فرمایا جو کچھ یہاں ڈالا گیا وہاں بھی ڈالا گیا۔

نقل: امامناؑ نے فرمایا جس جگہ سے بندے نے قدم اٹھایا اس جگہ سید محمودؓ نے قدم رکھا یعنی ہمارے قدم بقدم ہیں۔

نقل: امامناؑ نے فرمایا بھائی سید محمودؓ بندے کی میراث پانے والے ہیں۔

نقل: امامنا نے فرمایا ہمارے (باطنی فیضان) کے وارث اور ہمارے خانۂ (دل) کے مالک سید محمودؓ ہیں۔

نقل: امامناؑ نے فرمایا سید محمودؓ کو آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات میں سیر حاصل ہے۔

نقل: امامناؑ نے فرمایا اگر کسی نے ہزار سال عبادت کی ہو تو میراں سید محمودؓ کی ایک نظر کے برابر نہ ہوگی میراں کی نظر ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

نقل: حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا میراں سید محمودؓ دریا کے مانند ہیں اور جو کچھ دریا میں آتا ہے سما جاتا ہے لولو اور مرجان باہر آتے ہیں۔

نقل: مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا کہ ہم نے تجھے خاتم ولایت محمدیؐ بنایا ہے تو میرے دربار میں کیا تحفہ لایا ہے تو عرض کروں گا سید ین

صالحین کو پورا مسلمان بنا کر لایا ہوں۔

نقل: ایک روز مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ میرے اصحاب کی مثال سنار کی بھٹی کے کوئلوں کے مطابق ہے جس میں بعض کوئلے تمام سلگ گئے ہیں اور بعض آدھے سلگے ہیں اور بعض پاؤ سلگے ہیں اور بعض سلگنے کے لائق ہوگئے ہیں۔ اور بعضوں کو صرف بھانپ لگی ہے۔ جو ناتمام ہیں وہ سب سید محمودؓ کے حضور میں سلگ جائیں گے۔

نقل: ایک روز میراں سید محمود نے معاملہ دیکھا اور آنحضرت مہدی موعودؑ سے عرض کیا کہ دونوں آنکھیں میری آفتاب اور مہتاب ہوگئی ہیں۔ اور ان دونوں سے میں اپنے خدا کو دیکھ رہا ہوں اور میرا خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ میراں علیہ السلام نے فرمایا بھائی آفتاب اور مہتاب نبوت اور ولایت ہیں ان دو چراغوں سے تم کو رویت حاصل ہے۔

نقل: حضرت مہدی موعودؑ نے حضرت ثانی مہدیؓ کے حق میں سورہ نجم کی ابتدائی نو آیتوں کی نو خصلتیں بیان فرمائی ہیں۔

(۱) فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی — میراں سید محمودؓ

پھر اللہ نے وحی بھیجی اپنے بندے کی طرف جو کچھ بھیجی — میراں سید محمودؓ

(۲) مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی — میراں سید محمودؓ

نہیں جھوٹ ملا دیا دل نے جو دیکھا — میراں سید محمودؓ

(۳) اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَایَرٰی — میراں سید محمودؓ

تو کیا تم اس پر جھگڑتے ہو جو اس نے دیکھا — میراں سید محمودؓ

(۴) وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی — میراں سید محمودؓ

اور بے شک اس کو دیکھا تھا ایک بار اور بھی میراں سید محمودؓ

(۵) عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی میراں سید محمودؓ

سدرۃ المنتہیٰ کے پاس میراں سید محمودؓ

(٦) عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی میراں سید محمودؓ

اس کے نزدیک جنت آرام گاہ میراں سید محمودؓ

(۷) اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی میراں سید محمودؓ

جبکہ اس بیری پر چمکا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا میراں سید محمودؓ

(۸) مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی میراں سید محمودؓ

نہ نظر بہکی اور نہ حد سے بڑھی میراں سید محمودؓ

(۹) لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی میراں سید محمودؓ

بے شک اس نے دیکھی اپنے رب کی بڑی نشانیاں میراں سید محمودؓ

نقل : ایک مرتبہ حضرت مہدی موعودؑ اور حضرت ثانی مہدیؓ نے ایک ہی برتن میں کھانا کھایا جب ثانی مہدیؓ نے پانی پیا تو امامناؑ نے حضرت ثانی مہدیؓ کا پسخوردہ پانی پی لیا اور فرمایا الحمدللہ کے میاں سید محمودؓ کے پسخوردہ سے پانی ٹھنڈا ہوگیا۔(خاتم سلیمانی صفحہ۷۸)

نقل: ایک روز حضرت امامناؑ نے ثانی مہدیؓ سے پوچھا کہ بھائی سید محمودؓ کیا کبھی تمہارے دل میں یہ خطرہ گذرتا ہے کہ سید محمودؓ فرزند مہدی ہیں۔ثانی مہدیؓ نے عرض کیا کہ میرانجی مہدی ذات الٰہی خداوند ہے اور سید محمودؓ کیا ہے اس پر امامناؑ نے خوش ہوکر اپنی زبان مبارک سے فرمایا شاباش شاباش۔

نقل: حضرت ثانی مہدیؓ کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے ایک فرزند عطا فرمایا تو ام المومنین بی بی ملکانؓ حضرت امامنًا کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرانجیؓ کو پوترا عطا کیا ہے لیکن رنگ کالا ہے یہ سن کر حضرت مہدی موعودؑ مسکرائے اور فرزند کو اپنے ہاتھ میں لئے اور کان میں اذاں کہہ کر فرمایا اس بچے کا نام سید عبدالحئی یا سید یعقوب رکھو۔ اسی وقت حضرت ثانی مہدیؓ نے اپنے جامہ کے بند کو گرہ دی اور فرمایا یہ بشارت دوسرے فرزند کی ہے جس کا نام یعقوب ہوگا۔ امامنًا نے فرمایا ہاں یہ دونوں فرزند زہرہ و مشتری ہیں۔ اس کے بعد امامنًا نے بی بی سے فرمایا تم نے کس لئے کہا کہ اس کا رنگ کالا ہے یہ فرزند تو روشن منور ہے اس رتن کو جتن کرو۔ حضرت کے کہتے ہی روشن منور کی صورت ایسی منور ہوگئی کہ جسکا بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

نقل: حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا سید محمودؓ کی اولاد ہمارے سر کا تاج ہیں۔

نقل: ایک روز میراں سید محمودؓ نے فراہ میں معاملہ دیکھا کہ میں اور مہدیؑ بیٹھے ہیں اور قرآن شریف کا دور کر رہے ہیں یکا یک دیکھا کہ میں نہیں ہوں اور مہدیؑ ہو گیا ہوں۔ اور مہدیؑ کی زبان مبارک سے دو آوازیں آتی ہیں اور میں نے بھی مہدیؑ کی ذات کے درمیان قیاس کیا کہ ہم کہاں گئے اور کہاں تھے اور یہ دو آوازیں کس کی طرف سے آئی ہیں۔ بس نظر کیا تو دیکھا تو ایک ذات اور ایک آواز ہے۔ حضرت مہدی موعودؑ کو فرمان خدا پہنچا کہ ہم نے آج کی رات میں حضرت بندگی میاں سید محمودؓ کو تیری ذات میں فنا عطا کی۔ جب کہ تو ہمارے درمیان فنا ہو گیا ہے۔ جا بشارت دے۔ حضرت امامنًا نے مسکراتے ہوئے ثانی مہدیؓ کے پاس آئے اور فرمایا کہ فرمان خدا ہوتا ہے کہ ہم نے

آج کی رات میں سید محمود کو تیری ذات میں فنا بخشتا ہے یہاں تک کہ تم سید محمد کی ذات ہو گئے ہو۔ میراں سید محمودؓ فوراً حضرت امامناؑ کے قدموں میں گر گئے اور کہا میرانجی یہ محض خدا کا کرم اور حق کا کرم ہے وگرنہ سید محمودؓ اس لائق نہیں۔ مہدی موعودؑ نے حضرت ثانی مہدیؓ کو اپنے قدموں میں سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگا کر فرمایا کہ بھائی بندہ بندہ ہے خدا نے مجھ کو بندہ کیا اور تم کو بھی بندہ کیا۔ آقا و مالک ہونا آسان ہے لیکن بندہ ہونا مشکل ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ بندہ کو اور تم کو بندہ کیا اور مالک (اللہ) اپنا غلام بنایا۔

نقل :ایک روز میراں سید محمودؓ نے معاملہ دیکھا کہ عرش، کرسی، سات آسمان، سیارے لوح و قلم بحر و بر، تحت الثریٰ میرے وجود میں غائب ہو گئے ہیں جس قدر دیکھتا ہوں خود کو کہیں نہیں پاتا ہوں مگر میرے وجود کہ جملہ اعضاء میں حق کی ذات سمائی گئی ہے۔ پھر دیکھتا ہوں کہ خود بھی نہیں ہوں ہر جگہ اور تمام اعضاء میں خدا کا ظہور ہے اس معاملے کو ثانی مہدیؓ نے میاں سید سلام اللہؓ کی زبانی مہدی موعودؑ کی خدمت میں کہلایا۔ امامنا نے سننے کے بعد فرمایا کہ ہاں سید محمودؓ ہماری آنکھوں کو روشن کئے اور ہمارے دل کو آرام بخشے۔ بھائی سید محمودؓ یہی قابلیت رکھتے ہیں۔

نقل :ایک مرتبہ حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام نے حضرت بندگی میاں ثانی مہدیؓ سے فرمایا میاں سید محمود آگے چلو یا پیچھے چلو دونوں ذاتیں برابر ہو گئیں ہیں۔ اللہ بڑا غیور ہے کسی ایک کو اٹھا لے گا۔

حضرت مہدی موعودؑ کا پردہ فرمانا

حضرت مہدی موعود علیہ السلام اسی ہفتہ میں اس فانی دنیا سے بروز پیر ۱۹/ ذیقعدہ

۹۱۰ ھ کو رحلت فرمائی۔ جب سب کو یہ اطلاع ہوگئی کہ مہدی موعودؑ پردہ فرما گئے ہیں تو آہ وزاری شروع ہوگئی۔ اسی وقت حضرت ثانی مہدیؓ نے سب ہی لوگوں کو دلاسہ دیا جس طرح رسول خدا ﷺ کے پردہ فرمانے کے وقت حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے سب کی دلجوئی کی تھی۔ اس طرح دونوں صدیقوں نے پند و نصیحت کر کے خلاف شرع کس طرح کا شور وغل ہونے نہیں دیا۔ پھر اس کے بعد آپ نے جنازہ مسجد میں لے گئے۔ غسل دینے کے بعد ظہر کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد نماز جنازہ خود حضرت ثانی مہدیؓ نے پڑھائی۔ اور قبر میں آپ خود اُترے۔ اور بعض روایتوں میں آتا ہے کہ آپ کے ساتھ حضرت شاہ نظامؓ بھی قبر میں اترے تھے۔ حضرت ثانی مہدیؓ کمر سے چادر باندھے ہوئے قبر اطہر میں اترے اور امامناؑ کے جسم مطہر کو قبر میں رکھ دیا۔

حضرت شاہ خوندمیرؓ کا حضرت سید محمودؓ کو ثانی مہدیؓ کہہ کر پکارنا

میراں سید محمود جب امامناؑ کے جسم مطہر کو قبر میں رکھ دیا اور کفن ڈھانک دیا تو اچانک حضرت شاہ خوندمیرؓ کی نظر آپ پر پڑی کیا دیکھتے ہیں کہ سر سے پورے چہرے تک رنگ وروپ، داڑھی کے بال اور تمام خدوخال مہدی موعودؑ کے جیسے ہوگیا۔ حضرت امامناؑ کا رنگ گندمی گوں تھا اور میراں سید محمودؓ کا رنگ سفید تھا۔ تاہم فی الفور ثانی مہدیؓ کا رنگ گندم گوں ہوگیا۔ گویا کوئی فرق ہی نہ تھا۔ حضرت شاہ خوندمیرؓ نے یہ دیکھ کر بہ آواز بلند خاص وعام کے اس مجمع میں کہا۔ مہدی موعودؑ ہمارے پاس کھڑے ہوئے ہیں۔ ہم نے مہدیؑ کو دفن نہیں کیا۔ جب سب کی نظر ثانی مہدیؓ پر پڑی سب ہی لوگوں نے آپ کو ''ثانی مہدی'' کہا۔ اور سب آپ کی طرف برائے فیض یابی رجوع ہوئے۔ اس وقت

حضرت ثانی مہدیؓ کی عمر ۴۱ سال کی تھی۔ حضرت امامنؑا کے وصال کے بعد بالاتفاق جمہور صحابہ امامنا نے حضرت سید محمود ثانی مہدی کو اپنا امام منتخب فرمایا۔ خلافت کا صحیح حقدار وہی ہوسکتا ہے جو احکام الٰہیہ پر خود عمل پیرا ہو اور احکام الٰہیہ کو نافذ کرنے میں کسی کی بھی رعایت نہ کرتا ہو، خود بھی شریعت پر چلتا ہو اور دوسروں کے لئے ایک مثال بھی قائم کرتا ہو۔

حضرت شاہ خوندمیرؓ کا گجرات واپس ہونا:

حضرت شاہ خوندمیرؓ کو حضرت امامنا مہدی موعودؑ کی روح پرفتوح سے حکم ہوا کہ اب یہاں نہ ٹھہرو فوراً گجرات کا قصد کرو آپ نے حکم بجالاتے ہوئے روز دہم حجامت کی اور اپنے سر کے بال روضہ مبارک کے پائینتی دفن کئے۔ اور طعام دہم سے فارغ ہوکر گجرات روانہ ہوئے۔

حضرت ثانی مہدیؓ کی گجرات کو ہجرت

حضرت ثانی مہدیؓ کا قیام فراہ مبارک میں تقریباً ایک سال رہا۔ بعض روایت یہ بھی ہے کہ نو مہینے کے بعد ہی آپ کو مہدی موعودؑ کی روح پرفتوح سے معلوم ہوا کہ اب یہاں سے آگے کا قصد کرو اور گجرات جاؤ۔ آپ نے حضرت مہدی موعودؑ کا عرس کیا اور تمام صحابہ کو ساتھ لے کر گجرات روانہ ہوئے۔ آپ کے فراہ مبارک سے کوچ کرنے کے کچھ ہی دن بعد وہ واقعہ رونما ہوا جس کی وجہ سے حضرت ثانی مہدیؓ کو ہجرت کرنے کا حکم ہوا تھا۔

شاہ اسماعیل کا روضہ مہدی موعودؑ کی بے حرمتی کا ارادہ کرنا

شاہ اسماعیل سرخ کلاہ نے جس طرح دیگر بزرگوں کے مزارات کی توہین و بے حرمتی کی آپ علیہ السلام کے مزار کی بے حرمتی کی غرض سے پانچ سو سواروں کا ایک دستہ فوج کا روانہ کیا۔ ابھی لشکر فراہ نہیں پہنچا تھا کہ اثناء راہ میں تیز و تند ہوائیں چلنے لگیں اور گرد و غبار کے طوفان سے دن کا وقت رات کی طرح تاریک نظر آنے لگا اور لشکر پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ وہ واپس لوٹ گیا۔ مگر شاہ اسماعیل سرخ کلاہ اس سانحہ سے ہراساں نہ ہوا اور بے حرمتی کا خیال دل سے دور نہ کر سکا۔ اس کا لڑکا آلات انہدام لے کر مزار شریف کی طرف روانہ ہوا۔ مزار شریف کے قریب آتے ہی وہ زمین میں دھنس گیا۔ جب یہ معجزہ دیکھا تو توبہ کی ہر طرح عاجز و مجبور ہو کر بے ادبی سے باز آیا اور آہ و زاری کرتے ہوئے دعائیں کرنے لگا تب اس مصیبت سے نجات ملی۔ ایک اور روایت میں مذکور ہے کہ شاہ اسماعیل خود ہاتھ میں کدال لے کر مزار مقدس کو منہدم کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ ابھی مزار شریف تک نہیں پہنچا تھا کہ اس قدر شدید درد اس کے پیٹ میں ہوا کہ ہوش و حواس باقی نہ رہے۔ سمجھ گیا کہ یہ برے ارادے کی سزا ہے۔ فوراً توبہ کی اور عرض کرنے لگا کہ اس اذیت سے نجات پاؤں تو کمال عقیدت اور خدمت گذاری کے روش پر ثابت قدم رہوں گا۔ فوراً ہی درد دور ہو گیا۔ مزار مبارک کو عطر، مشک، گلاب وغیرہ سے دھویا۔ عنبر و کافور کا چھڑکاؤ کیا

حضرت ثانی مہدیؓ کا بھیلوٹ شریف کو آنا

جب حضرت ثانی مہدیؓ فرہ سے بھیلوٹ تشریف لائے اور بھیلوٹ میں مقیم ہو گئے تو اس کی اطلاع حضرت بندگی میاںؓ کو ملی۔ آپؓ چند بھائیوں کو لے کر فوراً بھیلوٹ پہنچے۔

آپؓ کے آنے سے حضرت ثانی مہدیؓ بہت خوش ہوئے ۔ کچھ عرصہ کے بعد فرمایا آپؓ کے دائرہ کے لوگوں کو آپؓ کا انتظار رہے گا آپ واپس جایئے ۔ بندگی میاںؓ نے کہا میں واپس جانے کے ارادے سے نہیں آیا ہوں مجھے اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دیجئے ۔ ثانی مہدیؓ نے بہت اصرار سے بندگی میاںؓ کو واپس روانہ کیا ۔ بندگی میاںؓ آنکھوں میں نمی لئے واپس ہو گئے ۔

حضرت شاہ خوند میرؓ کا حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت میں دوبارہ واپس آنا

کچھ دنوں کے بعد حضرت شاہ خوند میرؓ نے اپنے کل اہلیان دائرہ کو لے کر دوبارہ ثانی مہدیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ اور اپنے تمام تابعین سے فرمایا بندہ میراں سید محمودؓ سے سویت لیتا ہے تم بھی حضرت ثانی مہدیؓ سے سویت لو اسی طرح کچھ عرصہ گزرنے کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ نے حضرت شاہ خوند میرؓ کو ایک گوشہ میں لے جا کر کہنے لگے میں آپ کا بہی خواہ ہوں جو بشارتیں امامنؑا نے مجھ کیو دی وہی آپ کو بھی دی اور کوئی فرق روا نہیں رکھا ہے ۔ ہم دونوں کو حقیقی بھائی فرمایا ہے ۔ اور امر قاتلوا و قتلو کا بار آپ کے سر پر رکھا ہے ۔ ان سب کی تفصیلات بندہ کو معلوم ہے ۔ پس ان امور کی تعمیل کے لئے ہم کو علیحدہ رہنا ہوگا تا کہ امام مہدی علیہ السلام کے حکم کی فرمانبرداری کی جائے ۔ حضرت بندگی میاں نے میراں سید محمودؓ کی صحبت میں رہنے کے لئے بہت عاجزی اور انکساری کر کے کہا اللہ تعالیٰ قادر ہے جو وعدہ اپنے بندہ کی زبان سے ادا کیا ہے جیسا چاہے ظہور میں لائے گا ہم کو ان امور میں مداخلت کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔ پس میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ ہاں اس میں کوئی شک نہیں لیکن احکم الحاکمین کی قدرت حکمت کی مظہر ہے جو

بھی کام پایا وہ حکمت کے بغیر نہیں۔ پس حکمت وہی ہے کہ تم علیحدہ رہو تا کہ چند اشخاص کا دل تم سے بندھا ہوا ہو۔ اور تمہارے کہنے پر اپنی جان و تن تمہارے سامنے نثار کر دیں۔ اس طرح قتال کا بوجھ جو تم پر ہے ادا ہوگا۔ اس طرح اپنے دلیلوں سے بندگی میاںؓ کو علیحدہ دائرہ قائم کرنے پر راضی کیا اور فرمایا مناسب یہ ہے کہ آپ کا دائرہ زیادہ فاصلہ پر نہ ہو۔ اتنا فاصلہ کافی ہے کہ یہاں کی خبر وہاں پر وہاں کی خبر یہاں پر ایک روز میں مل سکے۔ چنانچہ بندگی میاںؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ کی رائے کے مطابق کھانبیل میں اپنا دائرہ قائم کیا جو بھیلوٹ سے ۱۸ میل سے زیادہ نہیں تھا۔

حضرت ثانی مہدیؓ کا صحابہ کو علیحدہ دائرہ قائم کرنے کے لئے راضی کرنا

اس کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ نے حضرت شاہ نظامؓ سے بھی کہا آپ بھی اپنا جدا دائرہ قائم کریں تا کہ مہدویت کی تبلیغ ہو مگر حضرت شاہ نظامؓ بھی علیحدہ دائرہ باندھنے پر راضی نہ تھے۔ لیکن حضرت ثانی مہدیؓ کے اصرار پر مجبور ہو کر بہت ہی قریب یعنی رادھن پور میں اپنا دائرہ باندھا جو بھیلوٹ سے تین کوس دور ہے۔ ہر پیر اور جمعہ کو بھیلوٹ آتے اور روتے ہوئے واپس ہوتے۔ اسی طرح حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ کو بھی علحدہ دائرہ قائم کرنے کے لئے راضی کیا وہ بھی علیحدہ دائرہ باندھنے کے لئے راضی نہ تھے۔ اس کے بعد حضرت بندگی میاں الہداد حمیدؓ حضرت بندگی میاں ابوبکرؓ حضرت بندگی میاں عبدالمجید نور نوشؓ حضرت بندگی میاں سید یوسفؓ حضرت بندگی میاں شیخ محمدؓ اور حضرت بندگی میاں ملک جی شہزادہ لاہوت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جدا دائرہ باندھے کی ہدایت کی۔ البتہ ان سب دائروں کی مسافت زیادہ نہ تھی۔ ۱۲ کوس کم و بیش تھی اور برابر سب دائروں کی خبر

بھیلوٹ کو حضرت ثانی مہدیؓ کے پاس پہنچ جاتی تھی ۔حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے پہلے ہی حضرت بندگی میاں ثانی مہدیؓ کو منوالیا تھا کہ تادم وہ آپ کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے ۔اس طرح حضرت شاہ دلاورؓ ثانی مہدیؓ کے وصال تک آپ کے ساتھ رہے۔

حضرت بندگی میاں ملک مہاجر شہزادہ لاہوتؓ کو صحبت میں رہنے کی تاکید کرنا

حضرت ملک مہاجر شہزادہ لاہوتؓ نے حضرت بندگی میاں حیدر مہاجرؓ کی زبانی حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ جس طرح حکم دے کر دوسروں کو آپ علیحدہ فرمایا اگر آپ ہم کو بھی حکم دیں تو ہم بھی علیحدہ دائرہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔حضرت میرانؓ نے فرمایا اے میاں حیدرؓ بندگی میاں ملک جیؓ سے کہو سید محمودؓ کہتے ہیں کہ تم کہاں جاتے ہو اب تو تم صحبت کے لائق ہوئے ہو تم پر تو اب صحبت لازم ہوئی ہے۔ملک جیؓ کو اطلاع ملتے ہی فوراً آپ حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت میں آگئے ۔ازسرنو علاقہ لگایا اور صحبت میں رہنے لگے۔ایک مہینہ گذر جانے کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ نے اپنے ماموں حضرت میاں سلام اللہؓ سے میاں ملک جیؓ کے پاس کہلا بھیجا ’’اب تم علیحدہ رہو تم سے انس وجن نصیحت لے گی اور حضرت مہدی موعودؑ کی ولایت کے بہرہ سے مستفید ہوگی۔ اللہ نے تمہاری زبان میں تاثیر بخشی ہے۔اس وقت حضرت میاں سلام اللہؓ نے کہا! میراں جی یہ کیا معاملہ ہے ایک مہینہ پہلے تو آپ حضرت میاں ملک جیؓ کو صحبت میں رہنے کے لئے حکم دے رہے تھے اور اب آپ علیحدہ رہنے کا حکم دے رہے ہو۔حضرت ثانی مہدیؓ نے کہا! حضرت ملک جیؓ پہلے بھی علیحدہ رہنے کے قابل تھے مگر انہوں نے کہلا بھیجا تھا کہ ہم کو حکم دے کر جدا کیجئے۔اس لئے ہم نے ان کو ان کی خودی سے پاک کیا

ہے۔ یہ سن کر حضرت میاں سلام اللہؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ کی قدم بوسی کی اور کہا'' آپ نبض پہچاننے والے طبیب ہو'' اس کے بعد ملک جیؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت میں آ کر کہا'' ہم نے اپنے ارادہ کو تمام چیزوں سے منقطع کرلیا ہے اب ہم کو جدا رہنے کی حاجت نہیں۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے میاں ملک جیؓ کو سینہ سے لگایا اور فرمایا'' اگر تم ہمارے حکم پر راضی ہو گے تو خدا تم سے راضی ہوگا'' ملک جیؓ آپ کے حکم کے مطابق موضع بھسلہ میں دائرہ باندھ کر وہیں قیام کیا۔

حضرت ثانی مہدیؓ کا ہفتہ میں ایک بار اجماع کرنا

حضرت ثانی مہدیؓ ہر جمعہ کو اجماع کر کے فرماتے تھے کہ اے بھائیو! اگر ہماری ذات میں کوئی بات حضرت امامنا کے دور کے خلاف پاؤ تو ہم سے کہدیا کرو تاکہ ہم اس سے تائب ہوجائیں۔ تین بار اس طرح فرماتے تھے۔ اور ہر بار تمام مہاجرین یہی جواب دیتے تھے کہ حضرت امامناؑ کے زمانے میں اور آپ کی ذات میں ہم کوئی خلاف نہیں پاتے۔ حضرت ثانی مہدیؓ تمام مہاجرین سے فرماتے اے بھائیو! حضرت مہدی علیہ السلام سے تم نے جو سنا ہے کہو'' تمام مہاجرین ایک زبان ہو کر کہتے کہ خوندکار فرمائیں۔ ثانی مہدیؓ فرماتے کہ'' حضرت خاتم الاولیاء نے فرمایا کہ تین پاس (پہر) کا ذکر منافقین کی صفت ہے اور چار پہر کا ذکر مشرکین کی صفت ہے اور پانچ پہر کا ذکر مومنین کی صفت ہے اور اس کی ترتیب اس طرح فرمائی ایک پہر کی نوبت جورات میں ہوتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ اس کے بعد فجر کی نماز کی اذاں کے وقت سے دیڑھ پہر تک ذکر اللہ میں رہو۔ اس کے بعد ظہر سے لے کر بعد سے عشاء کے وقت تک اللہ کی یاد میں مشغول

رہو یہ پانچ پہر ذکر کثیر کے اوقات ہیں جو کوئی ان اوقات کی حفاظت نہ کرے اس کا حجرہ پارہ پارہ کردو۔اس کا ہاتھ پکڑ کر دائرہ سے باہر کردو اگر چہ کہ یہ بندہ خود ہو' اور فرمایا جو ترک دنیا کرے اور وطن سے ہجرت کر کے مرشد کی صحبت اختیار نہ کرے وہ ترک دنیا اور طلب دنیا میں برابر ہے۔

گناہ کرنے والے کو شرع محمدیہؐ کی رو سے سزا تجویز کرنا:

بندگی میراں سید محمودؓ کے دائرہ میں اگر کسی سے کوئی گناہ صادر ہوتا زبان سے ہو یا ہاتھ سے ہو یا پاؤں سے ہو یا آنکھ سے ہو یا کان سے' سب مہاجر واصحاب کو جو دائرہ میں رہتے تھے ایک جگہ جمع کر کے معتبر گواہوں سے تحقیق فرماتے تھے کہ شرع محمدی کی رو سے گناہ کرنے والے کو کیا سزا ہونی چاہئے ؟ جو کچھ مہاجرین سزا تجویز کرتے اس پر عمل فرماتے۔

حضرت ثانی مہدیؓ کا اجماع کے خارج ہونے کے ڈر سے رونا

نقل ہے کہ ایک دفعہ بارش سے سب فقیروں کے جھونپڑے گر گئے اور آپ کا جھونپڑا نہ گرا۔آپ رونے لگے اور فرمایا میں اجماع سے خارج ہو گیا ہوں دوبارہ سیلاب سے آپ کا جھونپڑا بھی گر گیا اب آپ خوش ہو گئے۔

سلطان محمود بیگڑہ کی بہنوں کا خط پڑھ کر دلگیر ہونا

حضرت ثانی مہدیؓ کی عادت تھی آپ سب کو بزرگی دیتے۔اگر کوئی شخص آپ کی تعریف کرتا تو آپ دلگیر ہو جاتے۔۔اگر سلطان محمود کی بیٹی آپ کو خط لکھتی تو رونے لگتے

اور فرماتے دنیاداروں کے مکتوب میں بندہ کا نام بھی آ گیا ۔

دائرہ باندھتے وقت خزانہ نکلے تو وہ جگہ خالی کرنا

میراں سید محمودؓ جہاں دائرہ باندھتے اگر وہاں کوئی خزانہ نکلتا تو فرماتے اس جگہ پہلے ہی دنیا آ گئی ہے۔ بندہ کے رہنے کی یہ جگہ نہیں ہے چلو کہیں اور دائرہ باندھتے ہیں۔

مہدیؑ کے منکر کو کافر کہنا

ایک روز سید مصطفیٰ عرف غالب خاں جاگیردار موضع بھیلوٹ نے میراں سید محمودؓ سے سوال کیا کہ آپ مہدیؑ کے منکر کو کیا فرماتے ہیں ۔ میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ کافر کہتا ہوں پھر اس نے پوچھا اگر ہم انکار کردیں تو آنحضرتؓ نے فرمایا اکفر کہتا ہوں یہ سن کر غالب خاں الٹے پاؤں واپس چلا گیا۔

ملاّ سید احمد خراسانی نے چند مہینے میراں سید محمودؓ کی صحبت میں رہا ایک روز اس نے ثانی مہدیؓ سے پوچھا کہ آپ مہدیؑ کے منکر کو کیا فرماتے ہیں۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے فرمایا کہ کافر کہتا ہوں اس کے بعد خراسانی نے کہا اگر میں انکار کردوں تو حضرت ثانی مہدیؓ نے فرمایا اگر بایزید ہوں اور وہ انکار کریں تو وہ بھی کافر ہوں گے ۔

حضرت سومار کو ہدایت کرنا

حضرت ثانی مہدیؓ نے حضرت سومارؓ کو ہدایت کی تھی کہ اگر دائرہ میں فقر و فاقہ ہو تو بندہ کو اس بات کا اظہار کریں چنانچہ ایک روز میاں سومارؓ حضرت ثانی مہدیؓ کے دروازے پر کھڑے ہوکر بلند آواز سے پکارے۔ حضرت میراںؓ نے بائی رتنی کو بھیجا کہ

دیکھو میاں سومارؓ کیا کہتے ہیں۔ میاں سومارؓ نے کہا ''دائرہ میں بہت فاقہ اور بعضوں کو کئی دن کا یہ سن کر بائی رتنی نے کہا! حضرت تناول فرما رہے ہیں ایسا مت کہو دونوں کی گفتگو ہو ہی رہی تھی اندر سے ثانی مہدیؓ نے بلند آواز سے کہا کیا بات ہے میاں سومارؓ کیا کہہ رہے ہیں! میاں سومارؓ نے کہا کچھ نہیں میرانجیؓ میں یہ دیکھنے آیا تھا کہ آپؓ کیا کرر ہے ہیں۔ اس کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ نے تاکید کے ساتھ فرمایا سچ کہو کس کام کے لئے آئے تھے؟ اس وقت میاں سومارؓ نے مجبوراً عرض کیا کہ! میراں جیؓ دائرہ کے برادر بھوکے ہیں اسی وقت آپؓ نے کھانے سے ہاتھ روک لیا۔ اور زار و قطار رونے لگے اور فرمایا ایسے کھانے میں خاک پڑے کہ تمام بھائی بھوکے ہوں اور بندہ کھائے۔ اس وقت بی بی کد بانوؓ نے کچھ چیزیں حضرت ثانی مہدیؓ کے حوالے کی اس کو بیچ کر جو پیسے آئے اس سے اہل دائرہ کو غلّہ منگوا کر اعلان کر دیا جو مضطر ہو وہ لے جائے کچھ لوگ سویت لئے اور کچھ نے نہیں لی۔ حضرتؓ نے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا ہم قرض کر کے کھا چکے ہیں اب ہم مضطر نہیں ہیں۔

نزدیک سے سودا لانے کا حکم فرمانا

نقل ہے حضرت ثانی مہدیؓ نے دائرہ میں ندا کروائی کہ جو کوئی بازار جاتا ہو سودا نزدیک سے لیا کرے ایک دو پیسے بچانے کے لئے دور جائے گا تو وہ دنیا کا طالب ہوگا۔

حضرت ثانی مہدیؓ کا بیان قرآن کرنا

حضرت ثانی مہدیؓ روزانہ عصر و مغرب کے درمیان بیان قرآن فرماتے تھے۔ عدل وانصاف، ایمانداری و دیانت داری کا تقاضہ یہ ہے کہ قرآن شریف میں جو پڑھے اور سمجھے

اس پر عمل بھی کریں۔ جب آپ سورہ صف کی آیت ۲ اور ۳ پارہ ۲۸ رکوع ۱ کی آیت (یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالاَ تَفْعَلُوْنَ o کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْ مَا لاَ تَفْعَلُوْنَ) پر پہنچے جس کا ترجمہ یہ ہے ’’ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کر نہیں سکتے اللہ کو یہ بات سخت ناپسند ہے کہ ایسی بات کہو جو کر کے نہ دکھاؤ‘‘ یہ آیت کے پڑھنے کے بعد آپ پر رقت طاری ہوگئی بیان بند کر دیا اور خاموشی اختیار کر لی تین دن اسی حالت میں گزرے ۔صحابہ ومہاجرین کے اصرار آپؓ نے دوبارہ بیان قرآن کا سلسلہ شروع کیا۔حضرت ثانی مہدیؓ نے بیان قرآن اس لئے بند کیا تھا کہ قوم کو تعلیم دے سکے کہ وہی کہنا چاہئے جس پر عمل کر سکتے ہو۔نہ کے آپ کو تزکیہ باطنی یا تزکیہ نفس کی ضرورت تھی نہ ہی آپؓ وہ بات کہتے جس پر آپؓ عمل نہیں کرتے ۔آپؓ کی پر انوار شخصیت تو نور سراپا نور تھی ۔تزکیہ باطنی یا تزکیہ نفس کی ضرورت عوام کو ہوتی ہے آپؓ تو فانی فی اللہ باقی باللہ سے بھی اونچے مقام پر فائز تھے۔

عشر کا پیسہ استعمال کرنے سے منع فرمایا

میراں سید محمودؓ کا پاجامہ پارہ پارہ ہوگیا تھا۔میاں بابن مہاجرؓ سویت کرتے تھے اور عشر بھی اُن ہی کے حوالے کیا جاتا تھا۔میاں بابن مہاجرؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ کے لئے ایک پاجامہ بنا کر لائے تو میراں سید محمودؓ نے پوچھا یہ پاجامہ کہاں سے بنا کر لائے ہو؟ آپ نے فرمایا عشر کے پیسوں میں سے حضرت ثانی مہدیؓ نے ناگواری ظاہر کی اور وہ پاجامہ نہیں پہنا اور فروخت کرنے کا حکم دیا۔میاں بابنؓ نے کہا حضرت مہدی موعودؑ اپنی ذات پر اور اپنے گھر والوں پر عشر کے پیسوں میں سے کبھی کبھی خرچ کرتے تھے۔خوندکار

کس لئے خرچ نہیں کرتے یہ سن کر حضرت سید محمودؓ نے بہت زاری کی اور فرمایا کہ مہدیؑ فرمان خدا کے بندے تھے جو کچھ آپ نے کیا خدا کے فرمان سے کیا میں کون ہوں کہ تم مجھ کو امامؑ مہدی کے برابر کرتے ہو۔

قرض پر تیل لانے پر ممانعت

ایک روز میاں سید سلام اللہؓ نے ایک تنکے کا تیل بقال سے لاکر مسجد میں چراغ روشن کیا اور اس کی روشنائی میں عشاء کی نماز ادا کی۔نماز سے فارغ ہونے کے بعد میراں سید محمودؓ نے پوچھا کہ یہ چراغ کہاں سے لائے ہو؟ میاں سید سلام اللہؓ نے کہا بقال سے قرض کرکے لایا ہوں۔حضرت ثانی مہدیؑ نے فرمایا کہ چراغ کو دور کرو اور پھر نماز دوبارہ ادا کرو۔

کتّے کو سویت

میراں سید محمودؓ کے دائرے کا وہ کتا جو چھوٹا تھا قصبہ بھیلوٹ سے دائرہ میں آیا تھا۔ میراں سید محمودؓ نے اس کو ایک سویت مقرر کی اور اس کا نام لالو رکھا۔رسول خدا ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا رسول خداﷺ ہر کسی پر رحم فرماتے تھے انسان ہو یا جنات' دوست ہو یا دشمن' جانور ہو یا پیڑ پودے' پہاڑ پتھر یعنی جتنی بھی اللہ کی مخلوقات ہے سبھی پر رحم فرماتے تھے۔اسی طرح حضرت ثانی مہدیؑ بھی آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر کسی پر رحم کرتے تھے۔چاہے دائرہ کا کتا ہی کیوں نہ ہو۔

میاں ابوبکرؓ اور میاں الہداد حمید کو خط لکھ کر تنبیہ کرنا

نقل: ہے کہ میاں ابوبکرؓ اور میاں الہداد حمیدؓ ایک ہی جگہ رہا کرتے تھے۔ایک روز سید مصطفیٰ عرف غالب خاں ان کی ملاقات کے لئے آئے ملاقات کے بعد میاں الہدادؓ نے ان سے کہا اے غالب خاں میرا بھائی اور میرا لڑکا دونوں نوکری کی خواہش رکھتے ہیں تم ان کو نوکر رکھ لو۔خان مذکور نے ان کی فرمائش کو قبول کر کے ان دونوں کو نوکر رکھا یہ خبر بندگی میراں سید محمودؓ کے گوش اقدس تک پہنچی تو بہت آزردہ خاطر ہو کر آنخضرت ؓ نے ایک خط میاں ابوبکر اور میاں الہدادؓ کے نام لکھا ''میری دینی برادر میاں ابوبکر نہایت درجہ خلوص اور غایت درجہ سلام ودعا اپنے برادر دینی سید محمود ابن مہدی موعودؑ کی جانب سے معلوم کریں دعا ہے کہ احوال دینی وہاں بخیر ہوں اور مقصود دلی یہ کہ اس برادر دینی اور میری بہن بی بی بڑن اور میرے فرزندوں خونزا جیون اور ابوالفتح کی سلامتی کے اخبار پیہم ملتے رہیں یہاں کے سب برادر بخیریت ہیں معلوم رہے کہ جب تک حضرت امام علیہ السلام اس جہانِ بہ حیات ظاہری موجود تھے ہم میں سے ہر شخص غفلت میں بلکہ کسی اور ہی گمان میں تھا اس وقت ہشیار ہونا چاہئے اور کام ایسا کرنا چاہئے کہ کل کے روز حسرت کا سامنا نہ ہو۔امام علیہ السلام کے پیچھے دین اسی طرح زندہ ہونا چاہئے جس طرح کہ مصطفیٰ علیہ السلام کے پیچھے آپ کے صحابہ سے زندہ ہوا تھا۔یہاں بھی اصحاب سے وہی ترقی دین کو ہونی چاہئے۔نبی ﷺ نے فرمایا میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں۔ان میں سے جس کسی کی پیروی تم کرو گے راہ پر رہو گے۔خصوصاً تم خود جو حضرت امامؑ کے اہل بیت سے ہو تم میں بہت سی ایسی باتیں ہونی چاہئیں جن سے یہ خصوصیت تمہارے ہاتھ آئے تم کو تو ایک بھی فروگذاشت زیبا نہیں ہے تا کہ کل کوئی حاجت لازم نہ ہو

(تمہارے کئے کو کوئی سند نہ گردانے) تمہارا رویہ تو ایسا ہونا چاہئے کہ دوسرے حسرت کریں نہ ایسا کہ مخالفین طعنے دھریں، شاید اس برادر دینی کو یہاں کے اور عزیزوں کی خبر نہیں پہنچی ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ کے ساتھ تقریباً ساڑھے نو سو پچاس اشخاص ہیں۔ میاں ملک جیؓ کے ساتھ کوئی دو سو شخص اپنے وطن اور گھر چھوڑے ہوئے ہیں میاں عبدالمجیدؓ کے ساتھ بھی شاید اسی قدر لوگ ہیں۔ ملک برہان الدینؓ نے جس گاؤں میں قیام کیا چند اشخاص ان کے ساتھ بھی ہیں جوان کے مانند ہیں میاں یوسف، میاں شیخ محمد کبیرؒ اور احمد شاہ قدن کے ساتھ بھی چند اشخاص ہیں جو فیض یاب ہو رہے ہیں۔اس برادر کو اور میاں الہدادؓ کو نہیں چاہئے کہ رفتار و گفتار میں کسی قسم کی سستی کریں۔تم خود جانتے ہو کہ دنیا کوئی وفا و بقا نہیں رکھتی اس حیات فانی کے لئے آخرت کا گھاٹا اور ندامت مول لینا خوب نہیں ۔میاں الہدادؓ پر یہ کیا بلا پڑی ان کی نسبت تو بندہ کو کچھ اور ہی گمان تھا لیکن اس زمانہ میں اس کے برخلاف حرکت ان سے سرزد ہوئی ہے یہ بندہ تعجب میں ہے۔اور حق تعالیٰ سے درخواست کرتا ہے کہ ہم کو ثابت قدم رکھے۔ جب کبھی کوئی حکایت ہوتی بندہ میاں الہدادؓ سے نقل کیا کرتا تھا اس بندہ کو عزیمت و استواری کے باب میں ان پر بہت اعتماد تھا اب سنا جا رہا ہے کہ تمہارا لڑکا اور بھائی نوکری کرتے ہیں۔شاید تمہاری اجازت سے کئے ہوں گے۔ یہ بات تو ہمارے نزدیک نہایت ناپسند ہے ایسی حرکت تمہارے لئے سزاوار نہیں۔ نیز میاں ابوبکرؓ کو معلوم ہو کہ اس برادر نے حضرت میراںؑ کے سامنے کیا عہد کیا ہے اپنے اُس عہد کو یاد رکھیں اور ایسے (رخصتی) کام سے توبہ کریں۔(مفہوم رباعی)

نکل ہر برائی سے فوراً نکل

نکل کج روی سے رہِ راست چل
ہے توبہ کو سو بار توڑا اگر
تو توبہ ہی پھر جلد سے جلد کر
نہو میری درگہہ سے مایوس تو
سدا میری رحمت کی رکھ جستجو

کیا اس برادر کو معلوم نہیں کہ جو شخص حضرت امامؑ کے عہد کو توڑتا ہے وہ خدا کے عہد کو توڑے والا ہوگا۔ اور وہ شخص جو خدا کے عہد کو توڑنے والا ہوگا اور وہ شخص جو خدا کے عہد کو توڑتا ہے کون ہے؟ اس برادر کو یہی چاہئے کہ اپنے عہد پر ثابت رہ کر خلق کی رہنمائی کریں۔ والسلام

حضرت ثانی مہدیؓ کے دور کا نفاق اور اس کا سدباب:

نقل ہے حضرت ثانی مہدیؓ کے دور میں ایک فتنہ سر اٹھا رہا تھا جس کا متفقہ طور پر سدباب ضروری تھا۔ حضرت میاں لاڑ شاہؓ نے اپنی کتاب میں لکھا تھا کہ منکر مہدی کو کافر مت کہو اور منکر مہدی کے پیچھے نماز جائز ہے'' یہ ایسا فتنہ تھا جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے حضرت شاہ دلاورؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ کے ایماء پر اس فتنہ کے جلد سے جلد رہائی پانا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے محضرہ کیا اور اس مکتوب میں حضرت لاڑ شاہؓ کے اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا اور اس مکتوب پر متفقہ طور پر تمام صحابہ اور تابعین نے اتفاق کیا۔ حضرت شاہ دلاورؓ کے مکتوب پر جن جلیل القدر صحابہؓ نے اتفاق کیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ (۱) حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ (۲) حضرت بندگی میاں سید

خوندمیرؓ (۳) حضرت میاں شاہ نعمتؓ (۴) حضرت شاہ نظامؓ (۵) حضرت شاہ دلاور ؓ (۶) حضرت ملک برہان الدینؓ (۷) حضرت ملک گوہرؓ (۸) حضرت میاں امین محمدؓ (۹) حضرت ملک معروفؓ (۱۰) حضرت میاں یوسفؓ (۱۱) حضرت میاں عبدالمجید ؓ (۱۲) حضرت میاں ابوبکرؓ (۱۳) حضرت میاں ملک (۱۴) حضرت میاں عبدالمجیدؓ (۱۵) حضرت میاں خوند ملکؓ (۱۶) حضرت ابومحمدؓ (۱۷) حضرت میاں جنیدیؓ (۱۸) حضرت میاں بھائی مہاجرؓ اور تابعین میں حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؓ حضرت ملک الہدادؓ حضرت میاں خوند شیخؓ حضرت میاں ابوالفتحؓ حضرت عبدالرحمٰنؓ ہیں۔ان حضرات کے علاوہ جتنے بھی صحابہ تھے ان سب نے اتفاق فرمایا۔اور حضرت لاڑ شاہؓ مہدی موعودؑ کے صحابی ہونے کی حیثیت سے آپؓ نے بھی اس مکتوب پر اتفاق فرمایا۔

بندگی میاں لاڑ شاہؓ سے منقول ہے کہ ''مہدی کا انکار قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار محمدؐ کا انکار ہے اور محمدؐ کا انکار اللہ کا انکار ہے'' اس نقل سے ظاہر ہے کہ میاں لاڑ شاہؓ نے منکر مہدی کو کافر فرمایا ہے۔ایک اور نقل پیش خدمت ہے حضرت عبدالملک سجاوندیؒ حضرت لاڑ شاہؓ کے دائرے میں گئے اور بکمال ادب دوزانوں پر بیٹھے اور مودبانہ گفتگو شروع کی اور گفتگو کے دوران حضرت عبدالملک سجاوندیؒ نے حضرت لاڑ شاہؓ سے عرض کیا خوندکار اگر موسیٰ علیہ السلام کی قوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے تو کیا کہنا چاہئے۔حضرت لاڑ شاہؓ نے فرمایا کافر کہنا چاہیے۔اگر اگلے پیغمبروں کی قوم جو اہل کتاب وشریعت تھی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان نہ لائے تو اسے کیا کہنا چاہئے۔حضرت لاڑ شاہؓ نے کہا کافر کہنا چاہئے۔پھر عرض کیا خوندکار جو لوگ کلمہ کہتے ہیں' قرآن پڑھتے ہیں

اور شریعت پر چلتے ہیں اور خود کو مسلمان کہلاتے ہیں اور مہدی موعودؑ کی تصدیق نہیں کرتے ہیں ان کو کیا کہنا چاہیئے۔ حضرت لاڑ شاہؓ نے فرمایا کہ ان کو کافر کہنا چاہیئے۔ پھر عرض کیا کیا مہدی کا منکر کافر ہے تو فرمایا کافر ہے پھر عرض کیا کہ کافر ہے فرمایا کافر ہے' پھر عرض کیا کہ خوندکار کے پاس مہدی کا منکر بتحقیق کافر ہے حضرت لاڑ شاہؓ نے کہا بتحقیق کافر اور اکفر ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت لاڑ شاہؓ نے جو پہلے کہا تھا مہدی کا منکر کافر نہیں ہے اس بات سے تائب ہو کر انہوں نے مہدی کے منکر کو کافر ہی نہیں بلکہ اکفر کہا ہے۔ حضرت لاڑ شاہؓ نے کہا تھا کہ ''مہدی موعودؑ نے مخالفوں کے پیچھے نماز پڑھی ہے اس لئے منکر مہدی کے پیچھے نماز جائز ہے'' حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ مہدی موعودؑ نے جب سے کہ مہدیت کا اعلان کیا کسی مخالف کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ حضرت لاڑ شاہؓ فرماتے ہیں کہ بادشاہ مخالف' قاضی مخالف اور علماء مخالف اس جگہ جا کر مہدی موعودؑ نے جمعہ اور نماز عید ادا کی۔ اس پر حضرت شاہ دلاورؓ نے عرض کیا بادشاہ' قاضی اور عالموں کے مخالفت سے لازم نہیں آتا کہ اس مسجد کا خطیب بھی مخالف ہو اور آپ تو نہر والہ سے فراہ تک ہمراہ بھی نہ تھے تو کس بنیاد پر حضرت لاڑ شاہؓ فرماتے ہیں کہ مہدی موعودؑ نے مخالفوں کے پیچھے کوئی بھی نماز ادا کی بندہ ہر شخص کو کہتا ہے کہ ایک ایسے خطیب کو لاؤ کہ جس نے مہدی اور یاران مہدی کے ساتھ حجت اور انکار کیا ہو مخالفت ظاہر ہونے کے بعد اس کے پیچھے حضرت مہدیؑ نے نماز پڑھی ہو۔ حضرت مہدی موعودؑ نے جس جگہ بھی نماز پڑھی ہے اس جگہ کے خطیب ساکت تھے یا موافق تھے۔ چنانچہ کاہہ میں قاضی قادن کے فرزندان موافق تھے ہماری بحث منکر میں ہے

ساکت میں نہیں ہے۔

حضرت سید دلاور عرف گورے میاں ساکت کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے جس جگہ کے نماز پڑھی ہے وہاں کے خطیب ساکت تھے۔ لفظ خطیب کے قرینہ سے جگہ کے معنی مسجد کے ہیں۔ تو اب یہ معنی ہوں گے کے مہدی علیہ السلام نے جس مسجد میں نماز پڑھی اس مسجد کے خطیب ساکت تھے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کے مہدیؑ نے جس خطیب کے پیچھے نماز پڑھی وہ خطیب ساکت تھا۔ اگر یہی مطلب ہوتا تو عبارت یوں ہوتی ''جس خطیب کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ خطیب ساکت تھا'' ظاہر ہے اس عبارت میں اور اوپر لکھی عبارت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ گویا شاہ دلاورؓ میاں لاڑ شاہؓ کی دلیل پر نقص فرماتے ہوئے فرما رہے ہیں کے مہدی علیہ السلام مخالفوں کے پیچھے نماز تو کیا پڑھتے نماز پڑھنی بھی ہے تو ایسی مسجدوں میں جس کے خطیب ساکت تھے۔

محضرہ شاہ دلاورؓ اس وقت کی اشد ضرورت تھی اگر وہ اس وقت پوری نہیں کی جاتی تو آج ہماری قوم انتشار میں گھری رہتی یہ ہماری قوم پر حضرت بندگی میاں ثانی مہدیؓ اور حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کا صدقہ ہے کہ آج بھی ہم اپنی پہچان بنائے ہوئے ہیں۔ ورنہ ہم میں اور غیر مہدویوں میں کوئی بھی فرق نہیں رہتا۔ ہمارا ایمان بھی ان ہی کی طرح ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایسے فتنوں سے محفوظ رکھا اور انشاءاللہ قیامت تک ہم کو ہر فتنے

سے محفوظ رکھے گا۔ اس لئے کہ مہدی موعودؑ نے فرمایا ہے قیامت تک مہدویت رہے گی اور مہدوی رہے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر دور میں الگ الگ قسم کے فتنے آئیں گے اس میں کچھ کمزور ایمان والے مہدویت سے دور ہوجائیں گے مگر مضبوط ایمان والے ہمیشہ تھے اور ہمیشہ رہیں گے۔ حضرت ثانی مہدیؓ کے عہد کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ آپ کے دور میں جو بھی فتنے ظہور پذیر ہوتے اس کو اُسی وقت آپ خود دور فرماتے یا اپنے بھائیوں یعنی خلفاء مہدی موعودؑ کے ذریعہ اس کا سدِ باب کرتے۔

مہدی موعودؑ کا منکران کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کرنا

نقل ہے مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ کس لئے وہاں جاتے ہو کہ جہاں منکران مہدی کے پیچھے نماز پڑھنے کی ضرورت پڑے‘‘

نقل ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا’’ منکران مہدیؑ کے پیچھے نماز مت پڑھو اگر پڑھ لی گئی ہے تو لوٹالو‘‘

مہدی موعود علیہ السلام کے نقلیات سے صاف ظاہر ہے کہ منکران مہدی کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ اس لئے تمام مہدوی حضرات سے ادباً گزارش کرتا ہوں کہ کوئی بھی مہدوی غیر مہدوی کی اقتداء نہ کرے۔ ہم لوگ اپنے آپ کو سب سے اعلیٰ مذہب کے پیرو کار سمجھتے ہیں پھر بھی غیر مہدویوں کی مسجدوں میں ان کے امام کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں اور دوسری طرف وہ غیر مہدوی ہماری مسجدوں میں آکر ہمارے بچوں کو دینی تعلیم دے رہے ہیں۔ جب نماز کا وقت آتا ہے تو خالی کھڑے رہتے ہیں ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جب ہماری جماعت ختم ہوجاتی ہے وہ اکیلے اپنی نماز ادا کرتے ہیں۔ اور ہم

بلا جھجک ان کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں۔ یہ ہمارے ایمان کی کمزوری ہے جس سے نجات پانا بے حد ضروری ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ تمام مہدویوں کو ایمان عطا فرما اور اللہؐ رسول اور مہدی موعودؑ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی توفیق دے۔

حضرت ثانی مہدیؓ کے دور میں تبلیغ عروج پر تھی

آپ کے عہد میں جس نہج سے مہدویت کا فروغ اور اس کا غلبہ، تبلیغی کام، اتفاق واتحاد سے انجام دیا جارہا تھا خصوصاً ہر دائرہ میں بیان قرآن کا سلسلہ جس طرح جاری تھا اور بیشمار لوگ آپؓ کے دائرہ میں آ کر مہدیؑ پر ایمان لا رہے تھے۔ روز بروز مہدویت کا حلقہ وسیع ہوتا جارہا تھا ہزاروں لوگوں کی اصلاح ہورہی تھی اور وہ مہدوی ہورہے تھے۔ اور مہدویت کی تبلیغی خدمات جس سرگرمی سے متفقہ طور پر کئی مراکز سے جاری تھیں۔ جس طرح مہدویت کی تبلیغی سرگرمیاں عروج پر تھی مخالف علماء حسد کی آگ میں جلنے لگے نہ ہی وہ مقابلہ کر سکتے تھے نہ ہی خلق خدا کو مہدوی مذہب اختیار کرنے سے روک سکتے تھے۔ آخر میں تنگ آ کر علماء سو نے گجرات کے بادشاہ مظفر بے ظفر سے حضرت ثانی مہدیؓ کی شکایتیں کرنی شروع کردی۔ اگر تمام لوگ مہدوی ہوگئے تو حکومت میں بغاوت پیدا ہوسکتی ہے اس قسم کے خدشات سے بادشاہ مظفر بے ظفر کو بھڑکا کر حضرت ثانی مہدیؓ کو قید کرنے کا منصوبہ بنانے لگے۔

بداعتقاد علماء کا بادشاہ مظفر کو خط لکھنا

بداعتقاد علماء نے بادشاہ مظفر بے ظفر کو ایک عرضی لکھی کہ ایک مرد ہندی سید محمد نامی نے دعوئے مہدویت کیا تھا ملک خراسان میں وفات پائے اور وہیں مدفون ہیں۔ ان کے

فرزند سید محمودؓ نامی نے شہرت و کامل اژدہام کے ساتھ ملک خراسان سے ہمارے ملک میں آ کر اپنے باپ کے دعوے کا اعلان کیا ہے اور خلق کو کافر کہتا ہے۔ بہت سارے لوگ اس کے معتقد ہو گئے ہیں۔ بادشاہوں پر لازم ہے کہ اس معاملہ کی فکر کریں اور ان کو اپنے ملک سے دور کریں ورنہ اور بہت لوگ اس کی طرف متوجہ ہو کر گمراہ ہو جائیں گے۔ اس فریاد کی بناء پر مظفر بے ظفر بادشاہ نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کو زنجیریں باندھ کر گرفتار کر کے احمد آباد لے کر آئے ۔ بادشاہ کے حکم کے مطابق سپاہیوں نے حضرت ثانی مہدیؓ کے پیروں میں دیڑھ من وزنی زنجیریں ڈالیں اور بہلی پر سوار کر کے روانہ ہوئے۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے اپنے ہمراہ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کو لے لیا۔ اسی اثناء میں حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ اور حضرت شاہ نظامؓ بھی حاضر ہو کر آنحضرت کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ سپاہیوں نے ان سے کہا تم کیوں ہمارے ساتھ چلتے ہو تم لوگوں کو نہیں بلایا ہے۔ انہوں نے کہا اگر سید محمودؓ چور ہیں تو ہم پہلے چور ہیں یہ ہمارے پیر اور استاد ہیں ہم ان کے شاگرد ہیں۔ اس کے بعد ثانی مہدیؓ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تم لوگ مت آؤ۔ یہ حکمت نہیں ہے کہ ہم سب ایک ساتھ دشمن کے ہاتھ گرفتار ہو جائیں۔ جب حضرت سید خوندمیرؓ آئیں تو ان کو بھی منع کر دو اور کہو کہ اگر کوئی تدبیر کرنی ہے تو اُسی جگہ رہ کر کریں۔ حضرت ثانی مہدیؓ کے حکم کے مطابق دونوں صحابہ مہدی موعود حضرت شاہ نظامؓ اور حضرت شاہ نعمتؓ واپس ہوئے۔ حضرت شاہ خوندمیرؓ کو حضرت ثانی مہدیؓ کی گرفتاری کی خبر دی اور حضرت نے جو کہلا بھیجا تھا وہ سب سنایا۔ اس کے بعد حضرت شاہ خوندمیرؓ حضرت ثانی مہدیؓ کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئے۔ اور

عرض کی کہ اگر خوندکار اجازت دیں تو اس قید خانہ کے دروازہ کھول کر خوندکار کو یہاں سے لے جاؤں۔حضرت ثانی مہدیؓ نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیرؓ ہم چور نہیں ہیں کہ اس طرح یہاں سے جائیں۔جس نے مجھے یہاں لایا ہے اس بات پر قادر ہے کہ ہم کو یہاں سے رہائی دلائے۔جو تدبیر موافق شرع کی جاسکتی ہے کرو۔اس کے بعد بندگی میاںؓ نے بادشاہ محمود بیگڑہ کی بہنیں جو موجودہ بادشاہ کی پھوپی ہوتی تھیں جو مصدق مہدی موعودؑ تھیں ان کے پاس جا کر سارے واقعہ سے آگاہ کیا یہ سنتے ہی وہ دونوں بہنیں راجے سون اور راجے مرادی آگ پر موم کی جیسی غم میں پگھل گئیں۔وہ دن بھر دھوپ میں بھوکی پیاسی بیٹھی رہتیں اور رات کو زیر سماں پڑی رہتیں اور گریہ زاری کرتی رہتی تھیں۔مظفر بے ظفر کی اس حرکت پر لعنت ملامت کرتیں۔جب اس کی اطلاع مظفر بے ظفر کو ملی تو اس نے حضرت کو فوراً رہا کرنے کا حکم دیا۔

حضرت ثانی مہدیؓ کی قید سے رہائی

سپاہیوں نے حضرت ثانی مہدیؓ کے پائے مبارک کی زنجیریں کھولیں اور آپ کو پالکی میں بٹھا کر دائرہ بھیلوٹ میں پہنچادیا۔آپ قید میں چالیس دن رہے اور قید سے رہائی کے ڈھائی مہینے تک بقید حیات رہے۔لیکن وزنی زنجیر کے سبب آنحضرت کے پائے مبارک زخمی ہوگئے۔ٹخنہ سے ران تک درد حد سے زیادہ تھا۔ایسا کہ کوئی مہاجر آپ کی طبیعت پوچھنے آتے تو آپ فرماتے آپ لوگ میرے پاس آیئے مجھے دیکھئے اور خاموش بیٹھے رہیے میرے درد کے بارے میں مت پوچھئے کیونکہ اگر میں کہوں کہ درد نہیں ہے تو جھوٹ ہوگا۔اور اگر میں کہوں بہت درد ہے تو حق تعالیٰ کا گلہ ہوگا۔اس کے بعد ایک بار

آپ کے ماموں حضرت سید سلام اللہؒ نے بہت کوشش کر کے پوچھا کہ میرانجی ایک بار تو اپنے درد کا حال بیان کیجئے۔تو حضرت ثانی مہدیؓ نے فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ ایک بہت بڑے پہاڑ کو صفات بشری دے اور اس پر ایک ذرہ میرے درد کا ڈال دے تو وہ پہاڑ پارہ پارہ ہو جائے گا۔

حضرت ثانی مہدیؓ کا انبیاء کی صفات کا حامل ہونا

جس طرح ہر نبی کی کوئی نہ کوئی صفات ہوتی ہے حضرت ثانی مہدیؓ میں ہر نبی کی کوئی نہ کوئی خوبی نظر آتی ہے۔جس طرح حضرت ایوب علیہ السلام جسمانی دردوں میں مبتلا تھے اسی طرح حضرت ثانی مہدیؓ نے بھی نا قابل برداشت جسمانی درد برداشت کئے اور اف تک نہ کیا۔جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کا توکل تھا جب آپ کو آگ میں ڈالا جارہا تھا تو حضرت جبرائیل مدد کے لئے آتے ہیں تو حضرت ابراہیم مدد لینے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ چاہا تو بچائے گا ورنہ میں آگ میں جلنے کے لئے تیار ہوں۔اور یہاں پر جب آپ کو قید کیا جاتا ہے تو حضرت شاہ خوندمیرؓ آپ کو آزاد کرانا چاہتے ہیں تو آپ ان کو روک دیتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ قادر ہے ہم کو یہاں سے آزاد کرانے کے لئے۔ایک طرف حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کو دیکھ کر بہت سی عورتیں اپنے انگلیاں کاٹ لیتی ہیں تو یہاں پر حسن محمودؓ کی جدائی برداشت نہ کرتے ہوئے دل پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور بی بی خوب کلاںؓ اپنی جان دے دیتی ہیں۔اگر میں ہر نبی کی خصوصیات حضرت ثانی مہدیؓ کی سیرت میں تحریر کروں تو مضمون طویل ہو جائے گا اس لئے مختصراً لکھتے ہوئے مہدی موعودؑ کی نقل تحریر کرتا ہوں۔''حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

میں حضرت ثانی مہدیؓ کو سیر حاصل ہے'' اس سے صاف ظاہر ہے کہ جس کو خاتم نبوت میں سیر حاصل ہو اس کے رتبے بیان کرنا کسی بھی مصنف کے لئے محال ہے۔

حضرت ثانی مہدیؓ کا وصال

پیروں کی شدید تکلیف برداشت کرتے اور خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے حضرت ثانی مہدیؓ اس فانی دنیا سے ۴/ رمضان المبارک ۹۱۹ھ کو پردہ فرمائے۔ جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی پیر کے درد کی تکلیف سے انتقال فرمائے تھے۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت شاہ نعمتؓ نے پڑھائی۔ آپ کا مزار مبارک بھیلوٹ شریف' رادھن پور گجرات میں ہے۔ آپ وہاں پر بہاری پیر کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کے انتقال کے بعد تمام مہاجرین نے کہا کہ اب حضرت مہدی موعودؑ ہمارے درمیان سے چلے گئے۔ حضرت ملک جیؓ نے فرمایا جس طرف نظر دوڑاتا ہوں ہم میں سے ہر ایک پر حضرت ثانی مہدیؓ کا فیض نظر آتا ہے کوئی بھی میراںؓ کے فیض سے باہر نہیں ہر شخص میراںؓ کے فیض سے بہرہ مند ہے۔

حضرت شاہ دلاورؓ اور حضرت شاہ خوندمیرؓ کا خلیفۂ ثانی مہدیؓ ہونے کا اقرار کرنا

ایک روز حضرت سید میاں سید سلام اللہؓ آہ بھر کر افسوس کرنے لگے کہ میراں سید محمودؓ کے فرزند کمسن ہیں ان کے بعد ان کا کوئی بھی خلیفہ نہیں رہا۔ حضرت سید سلام اللہؓ کی یہ بات سن کر حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ بندہ میراں سید محمودؓ کا خلیفہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس بندہ کو ان کی صحبت سے کبھی دور نہ رکھا۔ نیز حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ اصحاب مہدی کے جو تمام سلسلے ہیں وہ سب میراں سید محمودؓ کے سلسلے ہیں۔ کیونکہ بغیر حضرت ثانی

مہدیؑ کی اجازت کوئی بھی مہاجر علیحدہ نہیں ہوا۔اس طرح حضرت شاہ خوندمیرؓ نے بھی فرمایا میں بھی حضرت ثانی مہدیؓ کا خلیفہ ہوں۔

مرکزیت کا خاتمہ

حضرت ثانی مہدیؓ کی یہ بھی خصوصیت تھی جب تک آپ کی مبارک حیات رہی مرکزیت قائم تھی جس طرح مہدی موعود علیہ السلام کے زمانے میں تھی۔آپ کے پردہ فرمانے کے بعد مرکزیت ختم ہوگئی اسی دن سے اختلافات شروع ہوگئے۔اور اسی روز حضرت ثانی مہدیؓ کے دائرے میں اٹھارہ اذانیں ہوئیں اور اٹھارہ جماعتیں ہوئیں۔ جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انتقال کے بعد اختلافات شروع ہوئے تھے جب کہ آپ اپنی زندگی میں ہی حضرت عمر فاروقؓ کو اپنا جانشین بنایا تھا پھر بھی کچھ صحابہ اور تابعین کو حضرت عمرؓ سے اختلاف تھا۔اسی طرح حضرت ثانی مہدیؓ کے پردہ فرمانے کے بعد اختلافات ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں۔کیونکہ دورختم نبوت وار دورختم ولایت میں بہت سی باتوں میں یکسانیت ہے۔

حضرت ثانی مہدیؓ کی اولاد

حضرت ثانی مہدیؓ کے تین فرزند اور ایک دختر تھیں۔پہلے فرزند حضرت سید عبدالحئی روشن منورؓ تھے جن کی ولادت مہدی موعودؑ کے زمانے میں ہوچکی تھی۔دوسرے فرزند حضرت سید احمد تھے جنہوں نے بچپن میں ہی وفات پائی اور آپ کے تیسرے فرزند حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؓ تھے اور آپ کی ایک ہی صاحبزادی بی بی خونزا گوہر تھیں۔

✡✡✡✡✡

ماخذ:

(۱) مولود حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰنؓ

(۲) پنج فضائل

(۳) تذکرۃ الصالحین

(۴) جنت الولایت

(۵) خاتم سلیمانی

(٦) سوانح مہدی موعودؑ

(۷) محضرہ حضرت شاہ دلاورؓ

(۸) سیرت امیر المصدقین خلیفہ اول بندگی میراں سید محمود ثانی المہدیؓ

(۹) مضامین سیرت صدیق اکبرؓ

(۱۰) انصاف نامہ